# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 مارچ 2006 بمطابق 26 صفر 1427 ہجری بروز سوموار بوقت صبح دس بجکر پچپن منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولوی عبدالمتین آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

فِیۡ جَنّٰتٍ قف یَتَسَآءَ لُوۡنَ o عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ o مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ o

قَالُوۡ اَلَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ o وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ o

وَکُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ o صَدَ قَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡمَ ط

(سورة المدثرآیت نمبر ٤٠ تا ٤٥)

ترجمہ: کہ وہ باغہائے بہشت میں ہونگے اور پوچھتے ہونگے۔یعنی آگ میں جلنے والے گنہگاروں سے کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے۔وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔اور اہل باطل کے ساتھ مل کر حق سے انکار کرتے تھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

محمد انور لہڑی (سیکرٹری اسمبلی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے صدر نشین مقرر کیا ہے:۔

1۔ جناب شفیق احمد خان صاحب

2۔ نوابزادہ طارق مگسی صاحب

3۔ جناب شبیر احمد بادینی صاحب

4۔ جناب جان محمد بلیدی صاحب

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اکبر مینگل صاحب is on پوائنٹ آف آرڈر۔

محمد اکبر مینگل: جناب! جو افراد یہاں مارے گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے اور ولی خان صاحب جو بہت بڑے قوم پرست لیڈر تھے ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے بلکہ ایک مذمتی قرارداد بلوچستان اسمبلی کی طرف سے پاس کی جائے۔

شفیق احمد خان: کوئٹہ کے لوگ مارے گئے جو پاکستانی ہیں شہید ہوئے ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جان محمد بلیدی: شفیق صاحب تشریف رکھیں۔ جناب اسپیکر! بلوچستان میں کوہلو اور ڈیرہ بگٹی میں فوجی آپریشن سے جو بے گناہ معصوم شہری شہید ہوئے ہیں اور بلوچستان کی cause کے لئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کے لئے آپ کی ایک تحریک التوا آئی ہوئی ہے وہ وقفہ سوالات کے بعد آئے گی۔

جان محمد بلیدی: جو شہید ہوئے جو حریت پسند فوجی آپریشن کی وجہ سے شہید ہوئے ہیں بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے ان کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی آپ تشریف رکھیں ہمارے محترم اسپیکر جناب جمال شاہ کاکڑ کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال فرما گئیں ان کے لئے اور سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ دعا مغفرت کروادیں ناں جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: میں تعزیتی قرارداد پڑھتا ہوں اس کے بعد آپ دعا کریں گے جناب!

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی آپ پڑھیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: نیشنل پارٹی کے بزرگ رہنما۔۔۔۔۔۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر پی ڈی اے): جناب! ہمارے پی ڈی اے کے ملازمین کو بے دردی سے شہید کیا گیا ہے ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ پڑھیں تو سب کیلئے دعا کروادیتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! نیشنل پارٹی کے بزرگ راہنما رحلت کر چکے ہیں مرحوم کی سیاسی اور سماجی خدمات کو مدنظر رکھ کر ان کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): جناب! اسپین بلدک میں جو پاکستانی شہید ہوئے ہیں ان کے لئے دعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اسپیکر صاحب کی والدہ ماجدہ ۔(مداخلت)

عبدالمجید خان اچکزئی: نہیں ولی خان کا نام لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اور ولی خان صاحب اور باقی جو بھی ہمارے آپ سب کے لئے دعا پڑھوائیں ناں سب کے لئے۔(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: سب شامل ہیں۔(دعائے مغفرت کی گئی)

(وقفہ سوالات) سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب اپنا سوال پکاریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! تقریباً تین چار دفعہ ہماری اسمبلی ملتوی ہوچکی ہے جس کی وجہ سے ہماری بہت سی تحریکیں، قراردادیں اور questions ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ میں آج جو سوال کروں گا جناب اسپیکر صاحب! ازراہ کرم اس کا معقول جواب دینا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ سوال پکاریں منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: سوال میں کروں گا سوال کرنے سے پہلے میری آنرایبل منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ question کا properly جواب ہوگا یا کمیٹی کے سپرد کرنا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ پہلے سوال پکاریں۔

☆716 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے محکمانہ ای چھٹی نمبر 55-154 مورخہ 2/اپریل 2003 کو اراکین اسمبلی کے لئے PSDP ڈیرہ میں 14.00 ملین کی اسکیمات کی نشاندہی کرنے کے لئے کہا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چھٹی کی روشنی میں میں نے بھی دس اسکیمات کی تجویز کی تھی؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو میری تجویز کردہ اسکیمات:۔

(1) ”ہیلی درگ خودرو چشمہ“ تخمینہ لاگت 1.300 ملین تعمیر واٹر ٹینک اور پائپ لائن۔

(2) واٹرسپلائی سجھم رتج عمرانی تخمینہ لاگت 1.500 ملین کا اجرانہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ:

الف اور ب کا جواب صحیح ہے۔

(ج) جناب سردار محمد اعظم خان کی تجویز کردہ دو اسکیمات (1) ہیلی درگ (2) رتج عمرانی ان کے پی سی ون اور اسٹیمیٹ درج ذیل نمبر اور تاریخ جناب چیف انجینئر پی ایچ ای کے آفس جمع ہو چکا ہے۔ سائٹ سروے کی رو سے تخمینہ لاگت تجویز کردہ لاگت سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک منظور نہ ہوئے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 1۔ہیلی درگ | نمبر 11-1110 | مورخہ 7-6-2003 | لاگت | 4.127 M |
| 2۔رتج عمرانی | do | do | لاگت | 2.500 M |

یہ دونوں اسکیمات جناب سیکرٹری پی ایچ ای ڈی کو بھجوادی گئی ہیں۔ نمبر DB 3/284 مورخہ 17-7-03۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جی منسٹر پی ایچ ای؟

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب! الف اور ب کا جواب صحیح ہے۔

(ج) سردار محمد اعظم کی تجویز کردہ دو اسکیمات درگ۔ رتج عمرانی کے پی سی ون اور سروے تاریخ جناب چیف انجینئر کے دفتر میں جمع ہو چکا ہے سائل سروے کی رو سے تخمینہ لاگت تجویز کردہ لاگت سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک منظور نہیں ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب آپ سوال نہ پوچھیں سردار صاحب Any supplementary question ? اوکے۔ وہ ضمنی پوچھتے ہیں اس کا جواب دیں وہ تو taken as read. ہو گیا جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! یہاں پر جواب میں دیا گیا ہے کہ سائل سروے کی رو سے تخمینہ لاگت زیادہ ہے جناب اسپیکر صاحب! تخمینہ لاگت زیادہ بالکل نہیں ہے جو تخمینہ لاگت ہے اسی لاگت کے مطابق ہماری اسکیمیں مکمل ہو سکتی ہیں جناب اسپیکر صاحب! یہاں پر لکھا ہوا ہے۔

A copy of the letter forwarded to the Chief Engineer PHED

and EDO PHED Loralai with the request to submit pc1 of the scheme proposed by the MPA Musa Kheil .

یہ سیکرٹری نے لکھا ہے کہ جو اسکیمات موسیٰ خیل کے ایم پی اے نے submit کی ہیں اس کا pc1 according to the amount یہاں بھیج کر یہاں عمل درآمد کیا جائے لیکن آج تک عمل درآمد نہیں ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! میری یہ دو اسکیمات 03-2002 کی ہیں اور یہ بھی مجھے بتایا جائے کہ اس کے پیسے کہاں لگے ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔ جی منسٹر صاحب!

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر صاحب! سردار صاحب کو شاید ان چیزوں کا معلوم ہے سردار صاحب ویسے اپنی پارلیمانی روایت یہ ہے کہ اسمبلی میں تو سوال کر سکتے ہیں اور دفتروں میں زیادہ جا کر اس کو اندازہ ہوا ہے کہ جب ڈیرہ ون کا ریلیز ہوا تھا ہر ایم پی اے کے لئے ایک خاص پیمانہ اور ایک خاص مقدار کے مطابق اس میں شیئر دیا جا رہا تھا اور اس ڈیرہ ون میں کوئی پچاس ساٹھ لاکھ ملتا تھا تو اس نے جو اپنی اسکیمیں دی تھیں وہ پچاس ساٹھ لاکھ سے مکمل ہو گئیں باقی یہ دو اسکیمات تھیں اس کے لئے پیسہ نہیں تھا اور ابھی تک اس کے لئے پیسہ نہیں ہے اور جو کارروائی محکمہ نے کی ہے وہ تو ظاہر ہے وہ ٹیکنیکل کارروائی فیزیبلٹی وغیرہ سب کچھ ہو گیا ہے لیکن پیسے نہیں ہیں ان کا جو اپنا شیئر تھا وہ ختم ہو گیا پیسے نہیں ہے شیئر ختم ہو گیا اسکیمیں رہ گئی ہیں یہ دو اسکیمات ابھی تک پڑی ہیں پیسہ نہیں ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: point of order

جناب ڈپٹی اسپیکر: No point of order اگر آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! ضمنی ہے مجھے کہا گیا تھا کہ آپ دس واٹر سپلائی اسکیمات اپنے حلقہ انتخاب میں تجویز کر کے مجھے دے دیں اس کی amount بتا دی گئی تھی کہ اتنی اماؤنٹ ہے اور دس اسکیمات proposed کی تھیں وہ ہم نے پہنچا دی ہیں ابھی منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ جو میری یہ دو اسکیمات ہیں ہیلی درگ اور کارکن ان کا کیا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پیسے نہیں ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! پیسے تو ہیں میرے کھاتے سے نکال کر کسی اور کے کھاتے میں ڈالے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر صاحب!

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب! میں سردار صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں جیسے بولے فرضیات اور خیالات کے اور تصورات کے اوپر۔ اس کی جو دو اسکیمیں ہیں درگ اور ریج۔ ان کے پیسے تھے وہ نکال کر دوسرے میں لے گئے اور یہ فنڈ تھا ڈیرہ ون۔ اس پر work ہونا چاہئے کہ ڈیرہ ون تو ختم ہو گیا ابھی ڈیرہ ٹو کے لئے تیاری شروع کر دیں اور جب کل وزیر اعظم شوکت عزیز صاحب تشریف لائے تھے سب کیبنٹ نے ان سے ڈیرہ ٹو کا ڈیمانڈ کیا تھا ڈیرہ ون کا گزشتہ قصہ ہے گزشتہ قصہ نہیں کرنا چاہئے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! میرے سوالات کو آپ بلڈوز نہ کریں۔ آپ نے پہلے فاتحہ خوانی کو بھی بلڈوز کیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں جی میں نے تو سب مسلمانوں کے لئے کہا تھا۔ دعا کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! ولی خان اس دنیا سے چلے گئے آپ نے ایسے کہا آپ نے اس کا نام ونشان تک مٹا دیا۔ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! آپ وفاداری سے کام لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وزیر اعظم صاحب کو حالیہ دورہ کے دوران ڈیمانڈ کی ہے پیسے آئیں گے تو وہ آپ کا کام کریں گے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! پیسے تھے میں منسٹر صاحب کی معلومات میں اضافہ کروں اس سے پہلے جو منسٹر تھا پی ایچ ای کا۔ میرے پیسے اس منسٹر کے دور میں گڑ بڑ کی نظر ہو گئے ہیں ابھی اگر اس کا دفاع کرنا چاہیں تو الگ بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچھا منسٹر صاحب آپ کوشش کریں جو سردار صاحب کی اسکیمات ہیں جیسے ہی فنڈز کی availability ہوتی ہے عوامی مفاد میں اگر ہیں تو ان پر عمل کیا جائے۔ جی زیارتوال صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! یہاں پر لکھا ہوا ہے چودہ ملین ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے کی

اسکیمات کی نشاندہی کے لئے سردار اعظم کو کہا گیا تھا اب ایک کروڑ چالیس لاکھ میں بتائیں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں اور یہ جو دو اسکیمات ہیں کس بنیاد پر رہ گئی ہیں بس اتنی سی بات ہے۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): اچھا اتنی سی بات ہے زیارتوال صاحب یہ جو محکمہ کے جو پہلے حافظ صاحب منسٹر تھے اس نے جو چھٹی بھیجی ہے ممبران کو وہ تجویز تھی جیسا کہ سردار اعظم صاحب نے بتایا ہے کہ معقول انداز میں۔تو معقولیت کا یہ تقاضا ہے کہ تجویز کا معنی ہے جواز۔جواز کا معنی ہے ممکن۔ممکن یہ ہوتا ہے کہ اگر ممکن ہوا تو کریں گے اور اگر ممکن نہ ہوا تو نہیں کریں گے۔پانچ چھ اسکیمیں ان کی ممکن تھیں وہ بن گئیں اور یہ دو اسکیمیں اس کے بقایاجات ہیں اس کے متعلق میں نہیں بتا سکتا ہوں وہ ڈیرہ ٹو میں ہم کریں گے یا نہیں کریں گے اس کے لئے حکومت پالیسی مرتب کرے گی اور پالیسی کے بعد اگر اعظم صاحب کا حق بنتا تھا۔تو حق دینا میری ذمہ داری ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب! اگلا سوال پکاریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! جو دوسرے ایم پی ایز کو جو amount ملی تھی وہ اماؤنٹ مجھے بھی ملی۔ لیکن جن دوسرے ایم پی ایز کو ملا وہ سو فیصد کام ہوئے لیکن میری اماؤنٹ میں کیوں کمی بیشی کی گئی۔اس کی وجہ کیا ہے اور صوبہ میں پسماندہ ترین ضلع میرا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب! اب اگلے سوال پر آئیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: اگلے سوال پر نہیں جائیں گے۔اس کا حل آپ کوئی نہیں نکالیں گے یا کمیٹی کے سپرد نہیں کریں گے یا منسٹر صاحب مجھے یقین دہانی نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب یقین دہانی کرا رہے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: اس سے تو میرا استحقاق مجروح ہو رہا ہے آپ کیا کر رہے ہیں۔میرا علاقہ ڈسٹرب ہو رہا ہے۔آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ کیا کر رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب!

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب! سردار صاحب کی بات اپنی جگہ پر اس لئے صحیح ہے کہ محکمہ نے تجویز مانگی ہے اور تجویز کے طور پر انہوں نے ڈیمانڈ بھیجا ہے واقعی یہ علاقہ پسماندہ ہے جیسے پورے علاقے میں پانی کا مسئلہ ہے اور خاص کر اس کا جو علاقہ ہے موسیٰ خیل نیا ضلع ہے پسماندہ بھی ہے تو

یہ بات اپنی جگہ پر صحیح ہے اور میں ایسی بات کی یقین دہانی نہیں کرا سکتا جو فرضی ہو میں فرضی باتوں پر میں کوئی فرضی بات نہیں بتا سکتا ہوں۔ البتہ ان دونوں کی میں خود انکوائری کروں گا اگر سابقہ منسٹر صاحب نے یا سابقہ سیکرٹری نے یا دوسرے نے کوئی گڑ بڑ کیا ہے تو گڑ بڑ کو میں صاف بلڈوز کروں گا ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو ٹھیک ہے انہوں نے کہہ دیا ہے آپ اگلے سوال پر آئیں سردار محمد اعظم صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔

☆749 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی پر کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے لیکن عوام پینے کے صاف پانی کو ترس رہے ہیں اور 85 فیصد عوام جوہڑوں کے آلودہ پانی پینے کے لئے استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ جسے حیوانات بھی استعمال کرتے ہیں۔ جس کی مثال لورالائی کی 42 واٹر سپلائی کی ہیں جو بند پڑی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان بند واٹر سپلائی کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

یہ بات درست ہے کہ صوبے کے عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ مختلف پروگراموں کے تحت جن میں پی ایس ڈی پی، ڈیرہ (عالمی بینک کا تعاون) ڈیمرک (ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک کا تعاون) اور وزیراعظم کے خصوصی پروگرام برائے خشک سالی کے تحت صوبے بھر میں مختلف اسکیمات پر عمل درآمد کر رہا ہے۔ محکمہ نے اپنے وجود میں آنے کے بعد سے جون 2004 تک تقریباً 2200 سے زیادہ آبنوشی کی اسکیمات مکمل کیں جس کے ذریعے تقریباً 75 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا تھا مگر یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ کئی سالوں کی خشک سالی کی وجہ سے تقریباً 300 اسکیمات بند ہوگئیں لہٰذا پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا تناسب 75 فیصد کم ہو کر 55 فیصد رہ گیا۔ محکمہ نے 300 بند اسکیمات کو چلانے کے لئے 328.00 ملین روپے کی لاگت سے فیز

ii پر مشتمل PC.I تیار کر کے پی اینڈ ڈی بھجوایا فیز i کے تحت محکمہ کے 58.00 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جس کے تحت محکمہ نے تقریباً 29 اسکیمات کو بحال کیا۔ تاہم باقی ماندہ رقم محکمہ کو فیز ii کے تحت فراہم کی جانی ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 06-2005 کے تحت اس سلسلے میں 15 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔ لہٰذا جونہی فنڈز فراہم کئے گئے باقی اسکیمات بھی بحال کردی جائیں گی۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حالیہ بارشوں اور سیلاب نے بھی تقریباً 214 اسکیمات کو نقصان پہنچایا ہے جس کے لئے محکمہ نے 43.244 ملین روپے ڈیمانڈ کئے ہیں۔ گو کہ یہ اسکیمات وقتی طور پر بحال کردی گئی ہیں۔ مگر فنڈز کی دستیابی پر یہ اسکیمات بھی مکمل طور پر بحال کردی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی. Question749، answar taken as read.

Any supplementary on 749.

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! supplementary یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ لورالائی میں مختلف مقامات پر چینہ علی زئی سے لیکر کچ احمد زئی سول اسٹیشن لاہور میں اختر نصر آباد۔۔۔(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب آپ تشریف رکھیں ضمنی سوال ہو رہا ہے۔ آپ کھڑے ہو کر جواب دیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: 42 واٹر سپلائی لورالائی ڈسٹرکٹ میں بند ہیں۔ 42 واٹر سپلائی آج تک بند ہیں جناب اسپیکر صاحب! مجھے علم ہے۔ جیسے محکمہ جتنا بھی گول مول جواب دیدے ہمیں معلومات حاصل ہیں ان کے حوالے سے ہم question لاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کا سوال کیا ہے؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: question یہ ہے کہ 42 واٹر سپلائی لورالائی ڈسٹرکٹ میں آج تک بند ہیں۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ کیوں نہیں چلائے جاتے ہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وزیر صاحب!

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! جیسے اُنہوں نے گول مول کا لفظ استعمال کیا ہے خیر وہ تو سردار ہیں پرانے سردار تو روایت جانتے تھے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: میں نے محکمے کا نام لیا ہے میں نے منسٹر کا نام نہیں لیا ہے۔ یا اُس کی خوشنودی

حاصل کرنے کے لئے۔۔۔۔(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب بولنے دیں ناں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): خیر ابھی چھوڑیں گول مول کی باتیں مقصد کی بات یہ ہے کہ یہ جو non functional کی بات ہے جیسا کہ سردار صاحب فرما رہے ہیں یہ اپنی جگہ پر صحیح ہے۔ صرف ان کے ڈسٹرکٹ میں کوئی 42 اسکیمیں بند نہیں بلکہ پورے بلوچستان میں ہمارے کوئی تین چار سو اسکیمیں بند پڑی ہیں drought کی وجہ سے flood کی وجہ سے community کی جو لعنت ہے اور مصیبت ہمارے اُوپر بیس تیس سال سے جو مسلط تھی گذشتہ cabinet نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ community ہماری مفلس ہے نہیں چلا سکتی ہے ہم خود محکمے کے ذریعے سے ان اسکیموں کو بحال کر کے چلائیں گے اور بجلی کی جو ادائیگی ہیں وہ ہم کریں گے۔ تو انشاء اللہ اس فیصلے کے بعد تو میں یہ جو فرضی یقین دہانی والا لفظ ہے اِسے استعمال نہیں کر سکتا ہوں البتہ یہ نہیں بیکار اسکیمیں جو non functional اسکیمیں ہیں اب یہ بند پڑی ہیں۔ شاید سردار صاحب اپنے حلقہ انتخاب کے سارے ٹیوب ویلوں سے ناواقف ہیں۔ سردار صاحب کو پتہ ہونا چاہیئے اور آگے دوسرا سوال جواب میں آ رہا ہے کہ۔۔۔۔ میں نے بھی زیادہ سوال جواب نہیں پڑھا ہے شاید اِنہوں نے پڑھا ہے۔ آگے سوال جواب میں آ رہا ہے کہ کچھ اسکیمیں ہیں تین چار non functional یا سات آٹھ ڈسٹرکٹ لورالائی میں سات آٹھ دس تک ہم نے اپنی ہمت سے، ہمارے پاس پیسہ بھی نہیں ہوتا ہے آپ کو پتہ ہے کہ ہم کو اس سال کی پی ایس ڈی پی ملی ہے نہ گذشتہ سال کی۔ نہ اریگیشن کو ملی ہے اور نہ مجھے ملی ہے۔ پانی کے sector میں ہم کو بالکل پیسے نہیں ملتے ہیں۔ نہ اُوپر سے نہ اِدھر سے۔ اُوپر سے قحط سالی مسلط ہے اِدھر سے flood۔ کبھی بارش نہیں ہوتی ہے کبھی اتنی بارش آ جاتی ہے کہ ہماری ساری اسکیموں کو بہا کر لے جاتا ہے۔ تو مسئلہ یہ ہے کہ جو non functional اور جو بند اسکیمیں ہیں وہ تقریباً تین چار سو اسکیمیں بند پڑی ہیں۔ ہم نے اپنی ہمت سے کچھ چلائے ہیں۔ مزید ہمت بھی کریں گے اور اِن کے تعاون سے چلائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی کچکول صاحب کی ضمنی ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائدحزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! جہاں تک پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے یہ ایک social sector ہے اور اسمیں بڑی amount بھی آرہی ہے اور میں یہ الزام اپنے اس منسٹر پر نہیں لگا رہا ہوں یہ تو شروع ہی سے بلوچستان کے عوام کو اِس ڈیپارٹمنٹ سے جو relief ملنی تھی کوئی نہیں مل رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ important مسئلے پر ایک دن اسمبلی میں اسکی debate ہو کیونکہ کروڑوں روپوں کی اسکیم ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ اُسوقت ڈیپارٹمنٹ کی interest ہوتی ہے جب تک وہ ٹینڈر نہیں ہو۔ ٹھیکہ کے بعد کسی کو احساس نہیں ہوتا کہ لوگوں کو پانی مل رہا ہے یا نہیں مل رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسکو اگر channelize حکومت کرنا چاہتی ہے تو ہم اپوزیشن والے بھی حکومت کے ساتھ ہوں گے کیونکہ اس پر بہت پیسے آرہے ہیں لیکن پیسے بے دردی سے استعمال ہو رہے ہیں اور کوئی اس سے استفادہ حاصل نہیں کر رہا ہے۔ اس کے لئے ایک دن debate ہو۔ میری یہ آپ سے request ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کچکول صاحب منسٹر صاحب نے بڑی مثبت بات کی ہے۔ بڑی positive بات کی ہے کہ جی جو بند اسکیمیں ہیں اُن کو ہم چلائیں گے۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): ہم چلائیں گے ہمت سے چلائیں گے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائدحزب اختلاف): جناب اسپیکر! بند اسکیموں کے علاوہ وہی اسکیم جو community بھی چلا رہی ہیں اُن کی بھی پائپ غائب ہیں اور یہاں بہت سی بے قاعدگیاں اور بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں۔ ذمہ داری سے یہ کام سرانجام نہیں دے رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں بلوچستان کے عوام کے مفاد کی خاطر اس پر ایک debate ہو اور وہ تعمیری ہو۔ ہمارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس محکمہ سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرنا ہے۔ یہ لوگ استفادہ حاصل نہیں کر رہے ہیں اور بے دردی سے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے ضائع ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! گذارش یہ ہے کہ کچکول صاحب جیسے کروڑوں روپے اور اربوں روپے کا ذکر کر رہے ہیں یہ تو ٹھیک ہے ایک ذکر ہے حقیقت اسمیں نہیں ہے ہم کو پیسہ نہیں

ملتا ہے۔آپ کی گذشتہ پی ایس ڈی پی میں اریگیشن پبلک ہیلتھ سیکٹر میں ہم کو کچھ نہیں ملا یہ پی ایس ڈی پی جارہی ہے یہ سال ختم ہورہا ہے آئندہ بھی آپ یہ توقع نہ رکھیں میں آپ کو بتاتا ہوں۔میں کچکول صاحب ایک چیز clear بتاؤں کیوں ہم نے سچ نہیں بولنا ہے۔جب تک پیسہ نہیں ہوتا ہے تو ہمارے محکمے کے بیچارے انجینئر feasibility بنائیں گے، پی سی ون بنائیں گے آپ کی مدد کریں گے اور ٹرانسفر پوسٹنگ یہ دھندہ چلے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لیکن وزیر صاحب یہ تو آپ کا مسئلہ ہے کہ آپ حکومت سے take up کریں کہ پیسے کیوں نہیں مل رہے ہیں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): یہ ہم کو پیسہ نہیں ملتا ہے یہ اپوزیشن والے اور کیبنٹ والے سارے مل کر کے پیسے لائیں ہم کو دیں ہم کام کریں گے پیسہ ہمارے پاس نہیں ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب پیسے تو آپ لائیں گے اپوزیشن تو نہیں لائے گی ناں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): میں کہتا ہوں وہی اسکیم جو ہم لوگوں نے خود ہی بنا دی ہے 1990 اور 1995 کے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کچکول صاحب ایک وزیر صاحب کی اس بات کی تو آپ داد دیں گے کہ انہوں نے حقیقت آپ کے سامنے بیان کی ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): سر! میں appreciate کر لوں گا وزیر کی اس approach کو لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ جو ڈیپارٹمنٹ ہے جو بڑے پیسے پہلے اس سے قبل خرچ ہوئے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ یہ functional ہیں۔لیکن وہاں اُن کی پائپ اور مشینری نہیں ہیں۔ہماری اپنی اسکیم جو ہم نے اُس وقت 1995 میں بنائی ابھی تک اُن سے لوگ استفادہ حاصل نہیں کر رہے ہیں۔میں کہتا ہوں کہ as a whole اس ڈیپارٹمنٹ کی جو responsibility ہے اور اسوقت جو بیماریاں ہیں اس پر بہت سے سوال آ گئے ہیں کہ ہیپاٹائیٹس بی بھی اس پانی پینے کی وجہ سے ہورہا ہے۔یہ ایک اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اور اسکو پیسہ مرکز دے رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کچکول صاحب اِس کیلئے آپ سے اور منسٹر صاحب سے چیمبر میں بیٹھ کر کوئی ایک دن

مقرر کریں گے کہ اس پر بحث ہونی چاہیئے۔
مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! آج کا دن آپ کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی مقرر ہے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: ایک منٹ رحمت علی صاحب کو بات کرنے دیں۔
مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جی اچھا۔
رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر! میں آنرایبل منسٹر کی knowledge میں یہ بات لانا چاہتا ہوں وہ بات صحیح ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ پیسہ نہیں مل رہا ہے لیکن جو پیسے جو اسکیمات ہمیں ملی ہیں وہ مکمل ہونے کے باوجود نامکمل ہیں۔ ابھی میں اُس کے سامنے یہ مثال پیش کروں 2003 میں جو programme drought کے سلسلے میں وزیراعظم صاحب نے ہمیں کچھ پیسے دیئے تھے چیالیس لاکھ روپے کی لاگت سے ایک میری اسکیم complete ہوگئی ہے۔ لیکن ابھی آپ جا کے اُس کو دیکھ لیں نہ وہاں پائپ لائن ہے، نہ انجن ہے اور ایک لوٹا پانی لوگوں کو نہیں ملا ہے جبکہ چالیس لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: تو وہ آپ particular اسکیم پر منسٹر صاحب سے انکے چیمبر میں مل کر اُن کے knowledge میں لائیں جس پر وہ action لیں گے۔ آپ وہ اسکیم منسٹر صاحب کو بتا دیں یقیناً وہ اِس پر action لیں گے۔ جی زیارتوال صاحب۔
عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: میں مولانا عبدالباری صاحب کی اس statement پر اُن کو داد دیتا ہوں۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ کہا یہ جا رہا تھا چھ مہینوں سے دو سال سے ترقی مخالف، ترقی مخالف۔ اور اب ترقی گُم۔ جو ترقی گُم ہوئی ہے اُس ترقی کو کہاں ڈھونڈیں گے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔
عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: آپ سُن لیں۔ مرکز سے بھی یہ کہا جا رہا ہے کہ بلوچستان پر پیسوں کی بارش کر دی گئی ہے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: زیارتوال صاحب آپ ضمنی سوال پوچھیں ناں۔
عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: آپ میری بات سُن لیں یعنی سوشل سیکٹر اُس میں خصوصاً پانی اور پھر پانی

ہمارے اِس صوبے میں اور اُس کے ساتھ یہ رویہ اور دوسرا جو ایک معنی میں سیکٹر ہے اریگیشن کا اور اُس میں ہمارے ذمہ دار۔۔۔آج اُنہوں نے کچلاک میں روڈ بھی block کردی ہے۔بجلی بھی نہیں ہے پانی بھی نہیں ہے۔نہ پینے کا ہے نہ فصلات کے لئے ہے اور کہتے ہیں کہ ہم اتنے پیسے دے رہے ہیں۔ مولانا واسع صاحب بیٹھے ہیں ٹریژری بینچز کے دوست بیٹھے ہیں جناب! ہمارے صوبے کی جو حالت اِنہوں نے بنادی ہے اور ہم پر جو اُوپر سے statements آرہے ہیں شہ سُرخیاں لگ رہی ہیں کہ صوبے کے ساتھ یہ کر رہے ہیں صوبے کے ساتھ وہ کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: آپ میری بات سُن لیں۔جنگ اخبار کا front page آگے کا آدھا حصّہ اشتہار میں چلا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیارتوال صاحب آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: ایک اشتہار کی قیمت لاکھوں میں ہوتی ہے اور کہتے ہیں کہ یہ ترقی دی گئی ہے وہ ترقی دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیارتوال صاحب آپ ضمنی سوال کریں ناں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: اور آج اُس ترقی کا پول یہاں آپ کے سامنے کُھل گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: thank you جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: ہمیں پیسے چاہیئے ہم ضلع نہیں ہیں ہم صوبہ ہیں جناب اسپیکر! آپ سُن لیں اس کو۔اور یہ جو ہمارے سیکٹرز ہیں تمام کے تمام سیکٹرز متاثر ہیں۔وزیراعظم صاحب یہاں آئے تھے جناب اسپیکر! اور اُس نے لوگوں کی جیبوں میں cheque ڈالے۔یہ کون سی روایات ہیں جناب! شرم کی بات ہے۔لوگوں کی جیبوں میں cheque ڈالنا اور صوبائی حکومت اور اُس کی اسمبلی کو by pass کرنا۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: ہم اسکی جناب اسپیکر! مذمت کرتے ہیں یہاں کوئی ترقی نہیں ہے۔یہ ایسی

ڈھونگ ہے اِس ڈھونگ کوختم کیا جائے۔امتیازی سلوک ختم ہواور صوبے کے جوفنڈز غصب ہیں میں واسع صاحب سے ٹریژری بینچز سے یہ گزارش کروں گا کہ فنڈز کیلئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ چھ سو چھ ارب مرکز ہمارا مقروض ہے اُس فنڈ کولانے میں ہم اِن کے ساتھ ہیں جہاں بھی جانا چاہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔منسٹر لوکل گورنمنٹ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): مانگنے والا گدا ہے۔کوئی مانے یا نہ مانے میر وسلطان سب گدا۔ سب مانگ رہے ہیں مانگتے جاؤ۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): ایک گزارش کروں کیونکہ اپوزیشن کی طرف سے اتنی تقریر اور کیونکہ آج تو debate کا دن نہیں ہے debate کا تو کچکول صاحب نے آج مطالبہ کیا ہے لیکن debate شروع ہوگیا مطالبے سے پہلے۔گزارش یہ ہے کہ میں پنجاب گیا تھا۔میں آج آپ کے سامنے کچھ رکھتا ہوں۔جناب اسپیکر! پنجاب کے پبلک ہیلتھ منسٹر سے ملا میں آپ کو ایک چیز کلیئر بتاؤں آپ کے سارے ادارے ساری چیزیں نوٹ کریں میں گیا ادھر منسٹر کیانی صاحب اس کا نام ہے مجھے ایک آپریشن روم میں لے گیا بتا رہے تھے کہ اسلام آباد حکومت نے ہم کو صرف ایک سیکٹر میں پانچ ارب روپے دیئے ہیں پانی کا پنجاب میں لاہور کی جو نہر ہے اس کی جو زمینیں آباد ہیں اللہ اس کو آباد کرے ہم نے کہا کہ ہم کو صاف پانی نہیں چاہیے ہم کو گندا پانی چاہیے پانی ہے نہیں ہمارے پاس ادھر سے پلانٹ مشینری لگا رہے ہیں کہ ہم آپ کے ہر ایک یونین کونسل میں صاف پانی کا پلانٹ لگائینگے میں نے کہا کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے یہ تو بعد کی بات ہے کہ پانی صاف ہو۔تو گزارش یہ ہے کہ پانی کے سیکٹر میں جو بھی سرکار رہے ہمارے ساتھ زیادتی کررہا ہے یہ میں اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار اعظم اگلا سوال پکاریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! اگلا نہیں اسی سوال پر میری سپلیمنٹری ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس پر بہت ہوگیا ہے۔No more supplementary.

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: سر تین سپلیمنٹریاں ہوتی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب! چار پانچ ہوگئی ہیں آپ پلیز آگے بھی بہت سوال ہیں سردار صاحب

آپ اگلا سوال پکاریں پلیز۔ Please cooperate with the chair.

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: آپ نے میری بہترین سپلیمنٹری کو kill کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مہربانی کر کے دوسرا سوال پکاریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: آج تو ہم آپ کا خیال رکھیں گے کیونکہ آج تو انشاء اللہ آپ کو بہت سی باتیں سننی پڑ یگی۔

☆**750** سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میرے حلقہ انتخاب میں 2 پوسٹیں اسکیل 11 سب انجنیئر 3 پوسٹ جونیئر کلرک اور دکی میں ایک پوسٹ ڈرائیور کی خالی پڑی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو میرے حلقہ انتخاب میں مذکورہ پوسٹوں پر تعیناتی کب عمل میں لائی جائے گی۔ نیز اگر مذکورہ پوسٹوں پر تعیناتی عمل میں لائی گئی تو مشتہر نہ کرنے کی کیا وجہ ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

(الف) ضلع موسیٰ خیل میں 2 پوسٹیں سب انجنیئر کی خالی ہیں جو کہ اسکیل نمبر 11 کی ہیں اور ایک پوسٹ سب ڈویژنل کلرک کی خالی ہے۔ جس کا اسکیل نمبر 7 ہے اس کے علاوہ کوئی پوسٹ خالی نہیں ہے۔

(ب) اسکیل نمبر 11 کی پوسٹوں پر تعیناتی رتقرری کرنا صوبائی حکومت کا کام ہے اور سکیل نمبر 7 کی پوسٹ پر جونیئر کلرک کو ترقی دی جائے گی۔ جو کہ صوبائی حکومت کرے گی۔ تمام حالات سے حکام بالا کو مطلع کیا جا چکا ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: Question no 750.

Answer taken as read , Any supplementary on 750.

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! EDO لورالائی نے یہ لکھا ہے یہاں پر کہ اسکیل نمبر 11 کی پوسٹوں پر تعیناتی تقرری کرنا صوبائی حکومت کا کام ہے اس نے صوبائی حکومت کے کھاتے میں میری

پوسٹیں ڈالیں کہ اس کو مشتہر کرنا اور اس پر آدمیوں کو لگانا صوبائی حکومت کا فریضہ ہے مولانا صاحب اسمبلی کے فلور پر یہ کہہ دیں کہ یہ کب مشتہر ہوگا اور کب ہمارے لوگ لگیں گے؟

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): اچھا میں ایک چیز clear بتاتا ہوں جو بات صاف ہوتی ہے وہ میں بولتا ہوں اخبار میں ہے شاید سردار صاحب نے نہیں پڑھا ہے میرے خیال میں اس وقت بھی بیمار تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لگتا ہے آج وزیر صاحب کچھ زیادہ ہی صاف گوہی سے کام لے رہے ہیں، سردار صاحب ہوگیا ہے ناں۔ یہ ہوگیا آپ اگلا سوال پکاریں۔

☆838 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سال 03-2002 اور 04-2003 کی PSDP میں ضلع موسیٰ خیل کے لئے آٹھ عدد ونڈ ملز کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے۔ کہ مذکورہ ملوں میں سے صرف 3 ونڈ ملز لگائی گئی ہیں۔ اور باقی 5 ونڈ ملز کو منسوخ کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ اقدام / رویہ میرے حلقہ انتخاب کے عوام کے ساتھ نہ صرف زیادتی اور ناانصافی ہوئی بلکہ میری حق تلفی بھی ہوئی ہے اور یہ بھی بتلایا جائے کہ PSDP میں باقاعدہ منظوری کے بعد کس سیکشن دفعہ کے تحت منظور شدہ اسکیمات کو منسوخ کیا جاتا ہے۔ جملہ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

سالانہ ترقیاتی پروگرام 03-2002 اور 04-2003 میں ضلع موسیٰ خیل کے لئے ونڈ مل کی کوئی اسکیم شامل نہیں تھی۔ البتہ ڈیرہ پروگرام کے تحت پورے صوبے کے لئے 200 ونڈ ملز منظور ہوئی تھیں۔ جن کی تقسیم محترم وزیر اعلیٰ بلوچستان کے احکامات کے تحت محترم ایم پی اے صاحبان کے درمیان تقسیم کر دی گئی جس کے تحت ضلع موسیٰ خیل کے لئے 3 ونڈ ملز منظور ہوئیں جو کہ لگ چکی ہیں۔

اوپر دی گئی تفصیل کے مطابق نہ تو ضلع موسیٰ خیل کے لئے 8 ونڈ ملز منظور ہوئیں اور نہ ہی پانچ منسوخ ہوئیں لہٰذا علاقے یا ایم پی اے کی حق تلفی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Any supplementary?

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: supplementary یہ ہے مجھے letter لکھا گیا تھا کہ ونڈ مل جہاں لگنا چاہے آپ ہمیں تجویز دیدیں ADO اس وقت لورالائی میں مظفر اقبال صاحب چھٹی نمبر ہے جناب اسپیکر! PE/FO(PHD)B B 395047، چیف انجینئر کی طرف سے چھٹی لکھی گئی تھی ADO مظفر اقبال صاحب کو تاریخ ہے 26-7-2003 پھر ADO مظفر اقبال صاحب نے میری طرف چھٹی لکھی کہ آپ اپنے حلقہ انتخاب ضلع موسیٰ خیل میں آپ ونڈ ملوں کی نشاندہی کریں آپ جہاں چاہیں گے ہم وہاں لگائیں گے جناب اسپیکر! جو چھٹی لکھی گئی میری طرف وہ ہے چھٹی نمبر۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے ناں جی اب آپ چھٹی نمبروں کو چھوڑیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: میں نہیں چھوڑونگا ٹیکنیکل بات کرونگا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب منسٹر کو جواب تو دینے دیں پھر چھٹی نمبر پڑھیں ناں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! اس کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ نہ ہم نے آپ کو چھٹی لکھی ہے نہ آپ کا حق بنتا ہے کمال ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ چھٹی مت پڑھو پھر میں کیا کروں، چھٹی تو میں پڑھونگا ٹیکنیکل بات کرونگا According to the rules اس کو میں پکڑونگا 18-8-2003 کو میری طرف چھٹی لکھی گئی صرف تین ونڈ مل لگائے گئے ہیں موسیٰ خیل کے پانچ ونڈ مل میرے کہاں ہیں اس کی وضاحت کی جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وزیر پی ایچ ای۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! میں وضاحت کرونگا حقیقت کے ساتھ۔ یہ چھٹی ہے۔ چھٹی کی بات کر رہا ہے اس طرح سے تو چھٹی، چھٹی ہے اس طرح سے چھٹی ہے پتہ نہیں یہ کونسا لفظ ہے گرائمر کے حوالے سے۔ گزارش یہ ہے کہ سردار صاحب جیسے فرما رہے ہیں وہ حقیقت میں کوئی ایسی خط و کتابت ہوئی تھی مجھ سے پہلے منسٹر صاحب نے حافظ حمد اللہ صاحب کے دور میں جب دو سو ونڈ مل ڈیرہ

پروگرام میں دیئے تھے حکومت بلوچستان کو تو سابق وزیر صاحب نے سب کو خط وکتابت کیا تھا کہ 26، 27 اضلاع ہیں ہر ایک ایم پی اے صاحب اس میں اتنا اتنا ونڈمل دیدیں ۔جیسے سردار صاحب فرمارہے ہیں میں اسکی تصدیق کرتا ہوں کہ آٹھ، آٹھ دیدیں پھر جب میں آگیا یہ ونڈمل کا ایک اپنا طریقہ ہوتا ہے اس کی اپنی فیزایبلٹی ہوتی ہے کدھر کام کرنا ہے کتنا ہونا چاہیے اوپر ہونا چاہیے نیچے یہ ساری مطلب ایک ہورہا تھا محکمے کے اندر میرے آنے کے بعد پھر کمیٹی بنی جام صاحب کی قیادت میں اوراس میں میرے خیال میں شاہ صاحب بھی تھے مولانا واسع صاحب یہ لوگ تھے پھر انہوں نے تقسیم کردیا اور بڑوں کی تقسیم کی صورت میں سردار صاحب کو تین ملے ہیں ابھی یہ سوچیں گے گلہ مجھ سے ہے یا اس کا اپنے سے ہے یہ سچ بات ہے ۔کمیٹی بنی جام صاحب کی قیادت میں ۔کمیٹی نے یہ تین لگائے اس کے حلقے میں اور خط وکتابت ہوئی ہے آٹھ کا پانچ منسوخ ہوگئے تین لگ گئے یہ پوزیشن ہے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: اگر منسٹر صاحب جس طرح سردار صاحب نے مختلف letters کا حوالہ دیا ہے انہوں نے یقیناً اپنے حلقے کے لوگوں سے وعدہ بھی کیا ہوگا۔آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اس پر نظر ثانی کریں اور کوشش کریں۔۔۔۔

<u>مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای)</u>: اس پر نظر ثانی کا فائدہ نہیں جناب اسپیکر!

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: آپ کوشش کریں۔

<u>مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای)</u>: یہ سارا قصہ ختم۔۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: آپ مجھے بولنے تو دیں ناں وزیر صاحب پھر آپ نے جو جواب دینا ہے اب ان کا علاقہ پسماندہ ہے کوشش کریں اپنے محکمے کے توسط سے کہیں اس کا کچھ مداوا کریں۔ جو اس کے ساتھ وعدہ ہوا تھا کم از کم وہ نہیں کچھ تو پورا کرلیں۔ کچھ تین سے زیادہ کرلیں تا کہ ممبر کی تھوڑی تسکین ہوجائے۔

<u>مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای)</u>: نہیں وہ تسکین سچائی پر اس کو ہونا چاہیے کہ میں جب سچ بولتا ہوں۔(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: جی زیارتوال صاحب.No cross talk please منسٹر صاحب آپ بیٹھیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ</u>: جناب اسپیکر! جتنے بھی ڈیپارٹمنٹ ہیں تمام ٹریژری بینچز سے جو خطوط یہ

لوگ لکھتے ہیں اوراس کی بنیاد پر پانچ چھ مہینے وہاں کام ہوتا ہے آدمی چلے جاتے ہیں نشاندہی کی جاتی ہے پی سی ون اسٹیمیٹ بنایا جاتا ہے پھر یہاں وہ آکے اس فیصلے کو ریوائز کیا جاتا ہے کم کیا جاتا ہے اور جناب اسپیکر! آپ درست فرمارہے ہیں پھر بیچ میں یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں ایم پی اے کھا گیا ہے یہ باتیں وہاں پر عام ہیں اورایک دوسرے کے جو rival ہیں جناب اسپیکر! مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ آٹھ کا کہا تھا باقی کدھر گئے اب جب مولانا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جام صاحب سے پوچھیں ۔جام صاحب سے جب پوچھیں گے وہ کہتا ہے کہ وزیراعظم صاحب سے پوچھو۔اس کے پاس جب جائیں گے وہ کہیں گے کہ جنرل صاحب سے پوچھواب جناب اسپیکر! ہم جائیں کہاں۔ یا تو آپ لوگ نہ لکھیں۔ ہماری جناب اسپیکر! اتنی سی گزارش ہے جو کچھ یہ لکھتے ہیں ہم سے کہا جاتا ہے پھراس میں چار مہینے کے بعد چھ مہینے کے بعد سال کے بعداس کو ریوائز کیا جاتا ہے اس کو ختم کیا جاتا ہے یہ طریقہ ختم ہو۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: زیارتوال صاحب یہ سب کے ساتھ میرے خیال میں یہ حال ہے تو جی آپ اگلا سوال سردار صاحب، جی اختر لانگو صاحب۔

<u>اختر حسین لانگو</u>: جناب اسپیکر! مولانا صاحب نے بہت ہی اچھی بات کی اور صاف گوئی سے کام لیا کہ آپ سے وعدہ کیا گیا آپ کو چھٹی لکھی گئی تھی اس میں سے پانچ منسوخ ہوئے تین لگ گئے لیکن جناب اسپیکر! اگرآپ ٹیکنیکلٹی کی طرف جائیں جو اسمبلی فلور کو in written جواب دیا گیا ہے اس میں بالکل چھٹی کو بھی deny کیا گیا ہے اور جو پانچ منسوخ ہوئے ہیں اس کو بھی deny کیا گیا ہے اور جو آٹھ منظور ہوئے تھے اس کو بھی deny کیا گیا ہے جناب اسپیکر! میں منسٹر صاحب سے بھی گزارش کرونگا کہ اپنے محکمے کے جو حضرات ہیں جو بیوروکریسی ہیں ان کو بھی ذرا اس بات کی تلقین کریں کہ جیسے وہ خود یہاں سچ بیانی کررہے ہیںxxxxxxxxxxxx

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: منسٹر صاحب یہ کوشش کیجئے گا کہ کوئی ایسی اورلیپنگ نہ ہو کہ لکھا کچھ جائے ہو کچھ اور۔

<u>مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای)</u>: مثلاً کدھر فرق ہے خط و کتابت میں۔ میرے خیال میں جو لکھا ہے وہ تو ٹھیک ہے۔(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: اختر صاحب آپ بیٹھیں، اختر صاحب وہ ان کے پاس letters تھے سردار اعظم

صاحب کے پاس۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): ہاں وہ letters تھے میں تصدیق کرتا ہوں بعد میں منسوخ ہو گئے۔ جام صاحب کی قیادت میں آپ کی اسمبلی میں۔۔۔۔۔(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: ہم نے آپ سے گزارش کی آپ ذرا اس کو consider کرنا اس پر خیال کرنا کہ سردار صاحب کا علاقہ پسماندہ ہے۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! لیکن یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ ہم نے کوئی letter نہیں لکھا ہے۔ مولانا صاحب اس کو جواب میں تسلیم کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب اگلا سوال پکاریں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): یہ میں نے نہیں پڑھا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: اسپیکر صاحب! آپ کا میں ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے ruling دی کہ اس کو آنر کیا جائے منسٹر صاحب کو آنر کرنا پڑیگا منسٹر صاحب کے پاس تو فنڈز بہت ہیں۔ جب بھی ہم اخبار اٹھاتے ہیں روزانہ پڑھتے ہیں پشین واٹر سپلائی اسکیم مولانا صاحب ہاتھ بلند کئے ہوئے ہیں دعا پڑھ رہیں ان میں سے مجھے کچھ دیدیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اگلا سوال پکاریں۔

☆841 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) میرے اسمبلی سوال جو کہ 21/ جون 2004 جواب میں صوبہ بھر میں کل واٹر سپلائی اسکیمز 1546 بتائی گئی تھیں۔ جس میں 1294 واٹر سپلائی اسکیم فنکشنل اور 252 نان فنکشنل بتائی گئی تھیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو 252 نان فنکشنل اسکیموں میں سے کتنے فنکشنل ہوئے باقی فنکشنل اسکیموں کی وجوہات بتلائی جائے۔ نیز ضلع موسیٰ خیل میں مذکورہ سوال میں 21 نان فنکشنل سات ماہ گزرنے کے باوجود فنکشنل نہ کرنے کی وجہ بھی بتلائی دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے تعمیر کی گئی واٹرسپلائی اسکیمات میں سے 252اسکیمات نان فنکشنل تھیں ۔جن میں سے 57اسکیموں کے لئے حکومت بلوچستان نے 04-2003میں 28.494ملین روپے مہیا کئے ای ڈی اولورالائی نے فیز iمیں کل 10اسکیمات اور فیز iiمیں پانچ اسکیمات کی نشاندہی کی تھی ان میں سے ضلع موسیٰ خیل کی اسکیمات کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔ واٹرسپلائی اسکیم کلی باران موسیٰ خیل۔

2۔ واٹرسپلائی اسکیم برگ پشت موسیٰ خیل۔

3۔ واٹرسپلائی اسکیم زرری موسیٰ خیل۔

مندرجہ بالا اسکیمات میں سے سیریل نمبر 1اور2 کی اسکیمات کے فنڈز فراہم کردیئے گئے تھےاوران اسکیمات کی بحالی کا کام شروع ہو چکا ہے۔جبکہ سیریل نمبر 3 کی اسکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ جہاں تک 21نان فنکشنل اسکیمات کاتعلق ہے۔ای ڈی اولورالائی نے ایسی کوئی رپورٹ نہیں دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Answer taken as read. Any supplementary on question no 841.

جی زیارتوال صاحب آپ بولنا چاہتے ہیں جی بولیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر صاحب !مولانا عبدالباری صاحب سے یہ میری گزارش ہے کہ انہوں نے صفحہ نمبر 2پر پچھلے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ جون 2004 تک تقریباً2200 سے زیادہ آبنوشی کی اسکیمات مکمل کی ہیں اور یہ جوسوال کیا گیا ہے یہ بھی جون 2004 کا ہے صفحہ نمبر3 یہاں پر اس وقت جو ہمیں بتایا گیا تھا 1546اسکیما ت وہ بھی جون تک ہیں اور یہ بھی جون تک ہیں مولانا صاحب یہ بتائے کہ 2200 کے فگر درست ہے یا وہ جو سوال کے جواب میں ہے وہ فگر درست ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مولانا صاحب۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر صاحب! اگر درست ہے تو دونوں درست ہیں اگر درست نہیں ہے تو دونوں درست نہیں ہیں کیونکہ میں تو غلط بیانی سے کام نہیں لونگا گزارش یہ ہے شاید ہمارے محرک صاحب یا دوسرے جو ممبر صاحب اس نے پڑھا نہیں ہے اصل میں قصہ یہ ہے یہ سوال میں لکھا ہے کہ محکمہ اپنے وجود میں آنے کے بعد تو اس اسمبلی کا وجود 1970 سے ہوا ہے اسمبلی کا وجود 1975 سے ہوا ہے تو 1975 سے یا 1980 سے لیکر ہمارے محکمہ نے 2004 تک 2200 اسکیمیں مکمل کی ہیں البتہ میں نے آج اپنے دفتر والوں کو بتایا تھا میرا اپنا جو فگر ہے وہ یہ نہیں ہے اس میں 1731 ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب وزیر صاحب آپ اس فگر کو درست کر کے اسمبلی کو صحیح بتائیں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! صحیح بات تو یہ ہے جو میں نے بتا دیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب جو جوابات آتے ہیں یہ وزیر صاحب کی approval کے بعد آتے ہیں تو جب آپ خود ہی مطمئن نہیں ہیں تو آپ کو جواب اسمبلی میں نہیں بھیجنا چاہیے تھا اور اسمبلی کے استحقاق کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! یہ 2004 کے جواب میں لکھا ہے کہ 1500 اسکیمات ہیں اور آج کہہ رہے ہیں کہ 2200 اسکیمات ہیں یہ فگر میں فرق کیوں ہے؟

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب! یہ پوچھ رہا ہے کہ فگر میں کیوں فرق ہے میرے سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں گزارش یہ ہے کہ یہ ایسی اسکیمات ہوتی ہیں جیسا کہ سبی کے ٹاؤن کو ہم نے 5 ٹیوب ویلوں سے پانی دیا ہے اور ڈھاڈر کو تین ٹیوب ویلوں سے پانی دیا ہے تو اگر تین تین کو ہم علیحدہ شمار کریں گے تو فگر زیادہ ہوتا ہے اگر تین کو ایک ٹاؤن کی شکل میں شمار کریں گے تو تین ایک بنتا ہے اس وجہ سے اعداد و شمار میں فرق ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب اور بھی discuss کرنا ہے آپ ٹائم کا خیال رکھیں شکریہ!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: انشاء اللہ جناب اسپیکر! بات یہ ہے کہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ مندرجہ بالا اسکیمات میں سے سیریل نمبر ایک اور دو کی اسکیمات کے فنڈ فراہم کر دیئے گئے ہیں اور ان اسکیمات کی بحالی کا کام شروع ہو چکا ہے تو منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھوں گا یہ آپ نے کب ٹینڈر کیے بحالی کے

لیے جوٹینڈر رہوئے ہیں ان کی تاریخ بتائی جائے ٹھیکیدار کا نام بتائیں اور progress بتائیں دوسری بات یہ ہے جو ہم نے لکھا ہے جام صاحب کی 21 نان فنکشل اسکیمات کا تعلق ہے ای ڈی او لورالائی نے ایسی کوئی رپورٹ نہیں دی یہ جو واٹر سپلائی اسکیم 21 ہیں یہ موسیٰ خیل ڈسٹرکٹ میں ہیں اور یہ نان فنکشنل ہیں مکمل بند ہیں میں کہتا ہوں منسٹر کے نوٹس میں میں لاتا ہوں کہ ان کا تعلق بھی ضلع موسیٰ خیل سے ہے۔

ایک کمیٹی بنائی جائے اوراس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ میرے تمام سوالات کا کچھ رزلٹ نکلے۔

<u>مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای):</u> جناب اسپیکر صاحب! محرک صاحب کا تعلق تو موسیٰ خیل سے ہے لیکن اس نے حال احوال لورالائی کا کیا ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ سوال کو پڑھ کر دیکھیں اس وقت سردار صاحب کا ڈسٹرکٹ بنا نہیں تھا میں نے تمام پاکستان میں ان کی اسکیموں کو فنکشنل بنایا ہے یہ تین واٹر سپلائی اسکیم باران موسیٰ خیل، اسکیم برگ پشت موسیٰ خیل، واٹر سپلائی زری موسیٰ خیل ہیں اور لورالائی میں میں نے 10 اسکیموں کو فنکشنل بنایا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> وزیر صاحب آپ دیکھیں سردار صاحب کہہ رہے ہیں کہ 21 بند پڑی ہیں۔

<u>مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای):</u> جناب اسپیکر! میں نے پورے بلوچستان کا قصہ آپ کو بتایا کہ 300 بند پڑی ہیں مگر وہ کہہ رہا ہے کہ 21 بند ہیں میں کہہ رہا ہوں کہ کم بند ہیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> جناب اسپیکر صاحب! میں اس چیز کو ثابت کروں گا کہ 21 بند ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> منسٹر صاحب پہلے تو آپ نے بہت مثبت بات کی کہ محکمہ ان کو چلانے کے لئے اقدامات کرے یہ بہت اچھی بات ہے آپ کوشش کریں ان 21 کو بھی چلائیں۔

<u>مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای):</u> جناب اسپیکر صاحب! ہم کوشش کریں گے کہ ان کو چلائیں۔ اگر پیسے مل گئے تو چلائیں گے اگر پیسے نہں ملے تو پھر گلہ نہین کرنا۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> مولانا صاحب thank you اب محترمہ ثمینہ سعید صاحبہ اپنا سوال نمبر پکاریں۔

<u>☆**925** محترمہ ثمینہ سعید:</u>

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قمبرانی روڈ کے کچھ علاقے پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں؟

(ج)اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ علاقہ کو پینے کا صاف پانی کی فوری فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

جی ہاں یہ درست ہے کہ علاقہ مذکورہ کے کچھ علاقے بوجہ منتقلی نئی آبادی صاف پانی کے ملنے سے محروم ہیں۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ واسا کی طرف سے تمام علاقے کا سروے مکمل کرلیا گیا ہے اور کوئٹہ کے عظیم منصوبے آب نوشی کے تحت کلی بڑو میں ٹیوب ویل کامیابی سے نصب ہو چکا ہے۔مشینری کے لئے ٹینڈر بھی ہو چکا ہے جیسے ہی مشینری کی تنصیب مکمل ہوگی منصوبے پر باقی کام مکمل کرلیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی محترمہ سوال نمبر 925 کے بارے میں کوئی سپلیمنٹری ہے؟

محترمہ ثمینہ سعید: جناب اسپیکر! مولانا صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ مشینری کے لئے ٹینڈر بھی ہو چکا ہے اور جیسے ہی مشینری کا مسئلہ حل ہوگا تو منصوبے پر باقی کام مکمل کیا جائے گا تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس پر آپ کب تک کام مکمل کریں گے اور انہوں نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ یہاں آبادی نہیں ہے تو میں آپ کو بتادوں کہ یہ آبادی نئی نہیں ہے کلی قمبرانی کلی احمد خان زئی یہ صدیوں پرانی کلی ہیں کچھ واسا کا آپ نے یہاں پر ذکر کیا ہے کہ انہوں نے سروے مکمل کیا ہے واسا کی پائپ لائن کچھ علاقوں میں بچھی ہے اور پانی آرہا ہے لیکن کچھ آبادیاں ایسی ہیں کہ وہ لوگ پانی کی بوند بوند کے لئے ترستے ہیں تو یہ آپ نے جواب میں کہا ہے کہ ہو جائے گا سر! مجھے تو ایسی کوئی صورت نظر نہیں آرہی ہے کہ وہاں کے لوگوں کو پانی ملے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وزیر صاحب۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ واسا کے بارے میں اتنا زیادہ وہ نہیں تھا کہ میں واسا کا وزیر ہوں کیونکہ یہاں پر پہلے قانون سازی ہورہی تھی یہ ڈسٹرکٹ ناظم کے حوالے ہم نے کیا پھر بھی اخلاقی طور پر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو میڈم صاحبہ نے قمبرانی روڈ کے پانی کا پوچھا ہے کوئٹہ میں پانی کا ایک پرانا پراجیکٹ چل رہا ہے اس کا سر پی اینڈ ڈی اور پاؤں واسا نے پکڑے

ہیں۔ پتہ نہیں اس کا انجام کیا ہوگا جناب اسپیکر صاحب مسئلہ یہ ہے کہ میں تو سچ بولوں گا حکومت راضی ہو یا ناراض ہوان کی اپنی مرضی ہے میں صحیح بات کروں گا اس میں قصہ یہ ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے ارکان نے ڈیسک بجائے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مولانا صاحب۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! بات یہ ہے کہ یہ جو میڈم صاحبہ بتا رہی تھیں کہ قمبرانی روڈ پر پانی کی سخت قلت ہے آج میں نے چیک کیا ادھر سے کلی ابڑو تک ایک ٹیوب ویل میں مشینری ڈالی ہے۔صرف پائپ کا مسئلہ ہے باقی اس کو انشاء اللہ جلد سے جلد مکمل کیا جائے گا۔حالانکہ واسا میرے انڈر نہیں ہے ناظم کے انڈر میں ہے پھر بھی میں اخلاقی طور پر میڈم صاحبہ کی خاطر یہ کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب آپ ان کو ذرا توجہ سے سنیں پھر ان سب کا جواب دیں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): کیا جواب یہ تو debate شروع ہو گیا یہ تو سوال جواب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ تو ضمنی ہے۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! آپ نے debate کی منظوری دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لیبر منسٹر کو ایک منٹ دیں۔

مولانا فیض محمد (وزیر محنت وافرادی قوت): بھائی رحمت نے جو الفاظ مولانا واسع صاحب کے متعلق کہے یہ جی اختر حسین نے یہ الفاظ غلط ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: غیر پارلمینٹری جو الفاظ ہیں وہ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): میں بحثیت کوئٹہ کے نمائندے کے گزارش کرتا ہوں یہ خاتون نے جو مسئلہ اٹھایا ہے وہ جزوی طور پر ایک علاقے کا ہے لیکن کوئٹہ تمام جس کی بیس پچیس لاکھ کی آبادی ہے ہم آبنوشی کے حوالے سے مطمئن نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب پانی کے حوالے سے ہم نے منسٹر صاحب سے بات کی ہے اس کے لئے

---

بحکم جناب ڈپٹی اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے xxxxxxxxxxxxxxxxxxx

الگ بجٹ رکھیں گے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): واسا کس کے پاس ہے پی ایچ ای کیا کر رہا ہے دوسرا کیا کر رہا ہے کوئٹہ کربلا بنا ہوا ہے یہاں عوام پانی کی ایک ایک بوند کے لئے ترس رہے ہیں یہ طے نہیں ہو رہا ہے کہ یہ محکمہ کس کے پاس ہے اور عوام کس کے پاس جائیں۔ آ بنوشی کے بل بھی اب انہوں نے زیادہ کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب آپ تو خود وزیر ہیں۔

حافظ محمد حسین احمد شرودی (وزیر محکمہ بلدیات): جناب! میرا اس شہر سے تعلق ہے جس کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! مولانا صاحب نے یہ کہا اور آپ نے اس اس کی توجہ اس طرف دلائی آج یہ ہمارا ذمہ دار فلور ہے جناب اسپیکر! انہوں نے کہا کہ ہمیں پتہ نہیں ہے کہ یہ واسا کا سر کس کے پاس ہے اس کے پاؤں کس کے پاس ہیں اور ہم اس ٹریژری بنچز میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں اور ہم اپوزیشن میں ہیں جناب اسپیکر! (مداخلت) آپ مجھے ذرا توجہ سے سن لیں میں تعمیری بات کر رہا ہوں۔

جناب! بات یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ہمارے جتنے بھی ہیں اس حوالے سے جب یہ اس ایوان کے تابع ہیں جو بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں خود سے ٹریژری بنچ آپس میں بیٹھ کر ان چیزوں کو طے کر لیں اور جو پیسے ہمارے پاس آ رہے ہیں اس میں نہ کمی ہو گی ہم ان پیسوں کو صحیح طریقے سے نہ utilize کر سکیں۔

جناب اسپیکر! کوئٹہ کے لئے آٹھ ارب روپے کا پیکیج ہے اور اس میں جو ڈیم propose کئے گئے ہیں اور جو کام وہاں پر ہونے ہیں جب یہ مسئلہ ہو کہ اس کے اختیارات کس کے پاس ہونگے تو یہاں یہ طے نہیں ہے تو ان پیسوں کا کیا بنے گا۔ تو میں اس میں جناب! آپ کی strictly رولنگ چاہتا ہوں۔

جناب! آپ رولنگ دے دیں اور یہ بات کریں گے کہ ڈیپارٹمنٹ یہ بتائیں گے ٹریژری بینچز کہ یہ کس کے پاس ہوگا اور کل ہمارے سامنے کون جواب دہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): جناب! واسا کو چھ ارب روپے مل گیا ہے کچھ کام بھی

ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ok (ڈیسک بجائے گئے)۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): بات سنو! اختر لانگو جو کہہ رہے ہیں کہ پی ایچ ای کو دے دیں میں اس کا تائید کرتا ہوں یہ واسا پی ایچ ای کے حوالے کریں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! اس مختصر سانحہ سے ہم سب پریشان ہیں ہم بھی اور جو حزب اختلاف والے ہیں اس طرف (مداخلت) یہ نہیں وہ تو گپ شپ لگا رہے ہیں میں آپ کو ایک چیز بتاؤں میرے ذہن میں یہ آ رہا تھا کوئٹہ والا جو ڈسٹرکٹ ناظم تھا وزیراعظم کے پاس گیا کہ یہ کوئٹہ کا پراجیکٹ ہے میں کوئٹہ کا ناظم واسا یہ فلاں قصہ۔ پھر چیف سیکرٹری نے میرے سے پوچھا کہ کیا کروں میں نے کہا جو آپ چاہیں وہ کریں میں تو واسا سے بھی سرنڈر ہوں وزیر نہیں ہوں اور کوئٹہ پراجیکٹ سے بھی۔ ابھی انہوں نے آپس میں تقسیم کیا ہے۔ (مداخلت) میں آپ کو ایک دو چیز واضح بتاؤں اگر آپ میری ان باتوں کو سن لیں سارے مسئلے کا حل واسا جو ہوتا ہے اس کا ایم ڈی ہوتا ہے اس کا جو بورڈ ہوتا ہے چیئرمین سب ناظم ہوتا ہے آج تک دو سال میں میں نے واسا کی کسی میٹنگ میں شرکت نہیں کی ہے نہ میں نے اس کا چیئر کیا۔ نہ میں نے محکمہ کا یہ کیا نہ وہ کیا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کوئٹہ پراجیکٹ کا کوئٹہ پراجیکٹ کا جو بڑا ہوتا ہے جو چیئر کرتا ہے وہ اے سی ایس کرتا ہے پی اینڈ ڈی والا۔ اس سے بھی ہمارا تعلق نہیں۔ میں بحیثیت وزیر آپ کے ریکارڈ میں لاؤں گا کہ میں واسا سے بھی اور کوئٹہ پراجیکٹ سے بھی جس کے پاس ہے اس سے سوال جواب کرو بس۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی آپ پلیز Order in the house آپ پلیز مسٹر زیاتوال منسٹر صاحب یہ بہت اہم مسئلہ ہے کہ حکومت کا ایک محکمہ ہے (مداخلت)

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): میں آپ سے عرض کرتا ہوں یہ نو تاریخ کی کیبنٹ میٹنگ میں یہ سوال اٹھا تھا کہ واسا کس کے پاس ہونا چاہیے یہ کس کے تحت اور یہ سارا جو ہے۔ اس میں یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ واسا جو ہے آپ کے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہوگا پی ایچ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ پیسے آپ کے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں جائیں گے اور جو پیسے پہلے بھی آئے ہیں وہ

پہلے یوٹیلائز کریں گے اور وہ مل کر .Through planning and development کریں گے اے سی ایس صاحب ان کا انچارج ہوگا باقی کسی منسٹری کا اس سے تعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایک منٹ پلیز دیکھیں منسٹر صاحب آپ مجھے سنیں۔آپ پلیز بیٹھیں گورنمنٹ آف بلوچستان کے تحت یا جتنی بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹس ہیں دیکھیں یہ عوام کی نمائندہ اسمبلی ہے یہاں سب کو جوابدہ ہونا ہے۔اگر یہ چیز کہی جائے کہ کوئی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ (مداخلت)

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): میں آپ سے عرض کرتا ہوں جو بھی ہمارے اپوزیشن والے سوال کریں گے We are bound کہ ہم اس کا Answer کردیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایک منٹ پلیز عبدالمجید .It is very serious discussion

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): اور نہیں کرے گا تو میں ہی جواب دے دوں گا جناب! .I am concerned minister مگر یہ ڈیولیشن پروگرام کے تحت رائیلٹی جو پوزیشن جو کیبنٹ کا فیصلہ وہ میں سارے ایوان کے گوش گزار کررہا ہوں اس کا ابھی تک نوٹیفکیشن نہیں نکلا عنقریب نکلے گا انشاءاللہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں منسٹر صاحب نے deny کردیا ہے۔کہ واسا میرا نہیں ہے۔اور یہ ایک سیریس سی بات ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جناب! میں ایک request کروں ابھی ایک ایم ڈی منتخب کیا گیا ہے واسا کا وہ فائل میرے پاس آئی تھی کل ہی میں نے کیا ہے۔اسکو independent body کرکے واسا کے حوالے کردیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: بات یہ ہے جناب اسپیکر! یہاں جواب کون دے گا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: کوئی منسٹری اس کی ذمہ دار ہوگی۔ہمیں جواب آنا چاہیے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب دیکھئے واسا جو ہے بڑا اہم محکمہ ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جناب! جب گورنمنٹ ایک decision لیتی ہے۔ پھر اس باڈی کو کہیں پر مدغم کرنے کی کسی اور تو گورنمنٹ ہی اس کی ذمہ دار ہے۔ اس کا جواب دے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہاں اسمبلی ہی ہو جو اس کو On کرے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): میں جواب دے دیا کروں گا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب اس کو decide کریں گے It is very serious talk. دیکھئے منسٹر صاحب اگر اسمبلی میں کوئی سوال آتا ہے واسا کے متعلق تو

To whom we should send it ?

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): آپ ایس اینڈ جی اے ڈی کو بھجوا دیں میں خود ہی اس کا جواب دے دوں گا. This is commitment in the house بس

(ڈیسک بجائے گئے)

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب! واسا میں تین سال سے خرد برد ہوئے ہیں کروڑوں روپے انہوں نے خرچ کیے ہیں کوئٹہ شہر میں پینے کا پانی نہیں ہے۔ منسٹر صاحب جواب دیں پی اینڈ ڈی والے دیں کون دے گا کوئی نہیں ہمیں اپنے سوالات کا جواب چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر پی ایچ ای پہلے آپ میری بات غور سے سنیں۔ آپ provincial گورنمنٹ سے رابطہ کریں اور پندرہ تاریخ تک جو رواں اجلاس ہے۔ اس کے دوران پانی پلس واسا اس پورے مسئلے پر بحث کے لئے وقت مقرر کریں لیکن پہلے یہ اسی اجلاس کے دوران ہم کسی دن مقرر کریں گے۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب! یہ ایک اچھی بات ہے۔ کوئٹہ میں اتنی بڑی آبادی کے لئے صاف پانی نہ ہو گندہ پانی تو بہت ہے مقصد کی بات یہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ discussion بند ہو گیا۔ اس رولنگ کے بعد آپ اگلا سوال عبدالمجید خان

صاحب پکاریں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): آپ ایوان سے رائے لے لیں کہ اس کے لئے debate رکھنا ہے یانہیں۔ڈیبیٹ تو ہوگیا اس پر بحث ہوگئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس پر بعد میں بحث ہوگی۔بعد میں ایوان فیصلہ دے گا۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب! بحث کے بعد پھر بحث اس debate کا فائدہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: debate کے بعد۔اس کا فائدہ اسمبلی میں ہوتا ہے۔منسٹر صاحب اسکے بعد اسمبلی ایک نتیجے پر پہنچے گی۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): مجھے اتنا تھکا دیا ہے پھر ڈیبیٹ کریں۔پھر debate کریں گے

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی عبدالمجید خان اچکزئی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆**1058** عبدالمجید خان اچکزئی:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

گزشتہ مالی سال 05-2004 کے دوران بالترتیب ڈیرہ/ڈیمرک اور PSDP میں مختص کتنے واٹر سپلائی مکمل کردیئے گئے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر صاحب اس کا تو جواب ہی موصول نہیں ہوا ہے۔(مداخلت)

جی Minister Religious Affairs کیا کہہ رہے ہیں؟

مولانا در محمد (وزیر حج واوقاف): جناب اسپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ واسا کے سلسلے میں میں حلقہ نمبر 5 سے تعلق رکھتا ہوں اس حلقہ میں تقریباً انیس بور جو پی ایچ ای کے پہلے لگے ہوئے تھے وہ سب کام چھوڑ چکے ہیں اور تین سال سے ہم واسا کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور واسا والے نقشہ پر نقشہ بنا رہے ہیں لیکن کام کچھ نہیں ہو رہا ہے آپ برائے مہربانی واسا وزیر پی ایچ ای کو دے دیں تاکہ اس سے ہمارا کام

چلے۔ ورنہ ہمیں واسا سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر صاحب اللہ ہی رحم کرے اگر وزراء کا یہ حال ہے یہ کیسے ہوگا۔ منسٹر صاحب ہمارے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ ٹریژری اوا پوزیشن دونوں اسی چیز کے بارے میں کہہ رہے ہیں اور اس کو سیریس سوچا جائے یہ ایک بہت ہی مفاد عامہ کی بات ہے اس کو دیکھیں۔

جی I have already given the ruling and you have listen that.

دوبارہ سوال پکاریں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): آپ کا کونسا سوال ہے 1058۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر صاحب اس کا تو جواب نہیں آیا ہے۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): اس کا جواب نہیں ہے ساروں کا جواب نہیں ہے تین سوال ہیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: میں اپنی بات کروں گا میں نے سوال کئے ہیں تین سوال ہیں پانچ مہینے کے بعد اسمبلی کا اجلاس ہوا ہے آپ اپنے ریکارڈ دیکھ لیں اسمبلی والوں کی بھی ذمہ داری بنتی ہے محکمہ کی بھی بنتی ہے کروڑوں روپے محکمے کے ہیں آپ تنخواہ کی مد میں لیتے ہیں اور آپ نے دیکھا سوال میں میں نے کیا پوچھا ہے برائے مہربانی آپ سوال کو دیکھ لیں۔ سوال میں نے کیا گزشتہ مالی سال 05-2004 کے دوران بالترتیب ڈیرہ/ڈیمرک اور پی ایس ڈی پی میں مختص کئے گئے واٹر سپلائی اسکمیات جو مکمل کر دیئے گئے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے یہ میرا سوال ہے۔ پی ایچ ای محکمے کے پاس اس سوال کا جواب نہیں ہے مطلب پانچ مہینے میں یہ نہیں ہوا ہے اور جس دن میں نے یہ سوال submit کیا ہے آپ اس کو دیکھ لیں اس کو سات مہینے سے زیادہ ہوئے سات مہینے میں ہمیں اس فلور پر جواب نہیں مل رہا ہے۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! اس کا جواب تو میری ٹیبل پر پڑا ہوا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ کی اسمبلی نے پرنٹ نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مجید صاحب آپ نے بولا ناں۔ منسٹر صاحب۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): اسمبلی نے پرنٹ نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب میں نے اپنے سٹاف سے پوچھا ہے انہوں نے یہ سوالات محکمے کو بھیجے ہیں

اور یہ آپ کے محکمے کی نا اہلی ہے کہ اتنے عرصے میں جوابات نہیں آئے ہیں آپ اپنے محکمے کو تنبیہہ کریں کہ اسمبلی سے جو کارروائی آتی ہے اس کو priority دی جائے یہ عوام کے مفاد کی باتیں ہوتی ہیں اور یہ تینوں سوال 1058، 1059، 1060 عبدالمجید خان اچکزئی خان صاحب کے اگلے اجلاس کے لئے و مؤخر کئے جاتے ہیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: اگلے اجلاس کے لئے نہ ہوں اس اجلاس میں ہوں جو پندرہ اپریل تک ہو رہا ہے اسی اجلاس میں اس کے لئے کوئی دن رکھیں اجلاس آپ لوگ نہیں کریں گے ایک سال کے بعد کریں گے پھر اسمبلی ٹوٹ جائے گی۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): پندرہ پھر بھی دور ہے دس تاریخ کو رکھیں مجید خان کو اگر زیادہ شوق ہے سوال جواب کا تو دس کو رکھیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: شوق والی بات نہیں ہے مولانا صاحب یہ بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ اس رواں اجلاس کے آخری دن شامل کئے جائیں۔

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): ٹھیک ہے مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب جمعہ خان بگٹی صاحب اپنا سوال پکاریں۔

سلیم احمد کھوسہ: جناب جمعہ خان بگٹی موجود نہیں ہے آپ اگر اجازت دیں تو میں دریافت کروں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ok on his behalf آپ نمبر پکاریں ۔

☆**1128** جمعہ خان بگٹی:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کہ صوبہ بلوچستان میں عوام کو پینے کیلئے صاف پانی میسر نہیں ہے مذکورہ پانی کے استعمال سے ہیپاٹائٹس B اور C جیسی مہلک بیماریاں جنم لیتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت وقت نے اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے ہیں اگر اقدامات نہیں کئے گئے ہیں تو کیا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے جواب دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

(الف) یہ درست ہے جن علاقوں میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ وہاں سے پیدا ہونے والی بیماریوں یعنی ہیپاٹائٹس غیرہ کا خطرہ زیادہ ہے اور لوگ اس مہلک بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ گورنمنٹ کے مہیا شدہ وسائل کے مطابق عوام کو دیہی اور شہری علاقوں میں صاف پانی مہیا کرنے کی سکیموں پر عمل درآمد کر رہا ہے امید کی جاتی ہے کہ جن علاقوں میں صاف پانی پہنچایا جائے گا وہاں ان بیماریوں کا تناسب کم ہو جائے گا۔ مزید برآں صوبائی محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وفاقی حکومت وزارت ماحولیات کے تعاون سے پہلے مرحلے میں صوبے کے تمام ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹروں میں پینے کے صاف پانی کے پلانٹ نصب کروا رہی ہے۔ جبکہ دوسرے مرحلے میں ہر یونین کونسل کی سطح پر یہ پلانٹ نصب کئے جائیں گے۔ ان کاموں کے تکمیل کے بعد جو سال 2008 تک مکمل کئے جائیں گے۔ آلودہ پانی کے استعمال سے پیدا ہونی والی بیماریوں پر کافی حد تک قابو پا لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ok جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی سپلیمنٹری اس پر آپ کریں گے؟

سلیم احمد کھوسہ: no supplementary

جناب ڈپٹی اسپیکر: ok جی disposed of جان بلیدی صاحب اپنا سوال پکاریں۔

☆1160 جان محمد بلیدی:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوادر اس وقت صوبے کا سب سے زیادہ اہمیت یافتہ ضلع ہے اور گوادر میں صوبائی و وفاقی حکومت کی جانب سے نئی ترقیاتی اسکیمات شروع کرنے کے دعوے اخبارات کی زینت بنتے آرہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل پسنی کے علاقے کلاغ میں پینے کا پانی ٹینکروں کے ذریعے پہنچایا جا رہا ہے؟ جبکہ کپر جمعہ بازار نلیٹ شنگی عیسیٰ بازار اور کنڈا سول کے باسی آئے روز پانی کے حصول کے لئے سراپا احتجاج ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو تحصیل پسنی ضلع گوادر میں پینے کے صاف پانی کی ترسیل کے کون کونسے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ نیز کیا ٹینکروں کے ذریعے پانی کی فراہمی کس حد تک ممکن

ہے۔تفصیل دی جائے؟

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ:</u>

جواب موصول نہیں ہوا۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: منسٹر پی ایچ ای ان کے بھی جوابات یہاں موصول نہیں ہوئے ہیں (مداخلت)

<u>جان محمد بلیدی</u>: جناب اسپیکر! اس کے متعلق ایک دو میری گزارشات ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: جی۔

<u>جان محمد بلیدی</u>: اگر آپ مجھے اجازت دیں ایک تو جیسے میں نے پوچھا ہے کہ ہمارے ہاں شور شرابا ہے ترقی۔ترقی اور گوادر میں ترقی وہ اس کے ٹاپ پر ہے اور میں نے یہ سوال چھ مہینے پہلے گوادر کے متعلق پوچھا تھا کہ گوادر میں لوگ پانی پینے کے لئے ترس رہے ہیں ٹینکر کے ذریعے ان کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے ایک تو یہاں جو ترقی کی باتیں ہیں یہ سارا ڈھونگ ہے یہ خواہ مخواہ غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے دوسری بات یہ ہے کہ جناب! جتنے بھی سوالات کے جوابات پی ایچ ای کے منسٹر نے جواب دئے ہیں ایک تو آپ کی رولنگ سے یہ ہوا ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی سامنے آئی ہے کہ چھ مہینے کے بعد بھی جواب نہیں پہنچے اور جس طرح صاف گوئی کا مظاہرہ منسٹر پی ایچ ای نے کیا میرے خیال میں یہ ان کو حق نہیں پہنچتا ہے اور اخلاق کے طور پر وہ اپنے اس عہدے سے استعفی دیں اس کے لئے یہ بہتر ہے جب ان کا محکمہ کام نہیں کر رہا ہے محکمہ اس کے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: یہ آپ کی تجویز ہے جان بلیدی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

<u>جان محمد بلیدی</u>: جب پیسے اس کو نہیں مل رہے ہیں وہ اس محکمے کو چھوڑ دیں وہ اس کے لئے بہتر ہے یہ صاف گوئی ہے وہ صاف گوئی کا مظاہرہ کر کے وہ اس وزارت سے اپنی جان چھڑائیں۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: منسٹر صاحب جو دو سوال جان بلیدی صاحب کے ہیں۔

<u>مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای)</u>: جناب! میں گوادر کے متعلق آپ کو بتاؤں کہ جان صاحب جیسے بے جان بن کر یہ باتیں اڑا رہے ہیں میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ میں آپ کو سچ بتاؤں جو میں نے بات بتائی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جان محمد صاحب ان کو بولنے دیں ناں (مداخلت)

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): کہ میں نے فلور پر صرف یہ گناہ کیا ہے کہ میں نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ بیٹھیں ناں۔

جان محمد بلیدی: وہ کونسے پارلیمانی آداب ہیں وہ کسی سوال کا جواب نہیں دے رہے ہیں۔ مذاق میں اور ہنسی میں بات ٹال دیتے ہیں وہ اپنا عہدہ چھوڑ دیں اتنی شرافت کا مظاہرہ نہ کریں وہ صرف بیٹھے کمیشن حاصل کرر ہے ہیں (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جان بلیدی صاحب آپ بیٹھیں آپ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب! جیسے جان صاحب کمیشن وغیرہ کا نام لے رہے ہیں میرے خیال میں یہ اس کے ساتھ (مداخلت) جناب کمیشن وغیرہ کا نام لے رہے ہیں۔ جان صاحب جیسے گوادر کے پانی میں ڈوب رہے ہیں۔ گوادر کے بارے میں جب ہمارے پرائم منسٹر صاحب آئے تھے تو ہمارے شیر جان صاحب نے تفصیل سے وہاں پانی کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی اور پرائم منسٹر صاحب نے کہا آپ گوادر میں آ کر پانی کا بتا دیں۔ گوادر میں جو اس وقت جو ہمارا شادی کور کا ڈیم ہے دس کروڑ کا منصوبہ جو ہے میں خود گیا وہاں پے دے دیا وہ پشین کو نہیں دیا گوادر کو دیا ہے۔

جان محمد بلیدی: شادی کور ڈیم اڑ گیا (مداخلت) شادی کور ڈیم تو بہہ چکا ہے۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): شادی کور ڈیم وہ اریگشن کا ڈیم ہے۔ جان صاحب جناب اسپیکر صاحب آپ مجھے بھی تھوڑا چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر صاحب شادی کور پسنی میں ہے اور آپ تشریف رکھیں جان بلیدی صاحب آپ تشریف رکھیں دیکھیں منسٹر صاحب اس بحث کو اس طرح سمیٹتے ہیں کہ آپ مہربانی کر کے آپ وزیر صاحب۔ وہ غلطی سے آ گیا ہوگا دروازے سے۔ آپ بیٹھیں ناں۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب! گوادر کے بارے میں میں جان محمد بلیدی صاحب جناب جیسے بتا رہے ہیں کہ واقعی گوادر میں پانی کا مسئلہ ہے پلانٹ کا بھی بتایا ہے دوسرا پانی جو ہے اسے

صاف کرے اور دوسرا ڈیرہ/ڈیمرک کی ہم نے اسکیم دی تھی پائپ لائن وغیرہ دی تھی پورے پسنی تک۔ وہ اگر پھر بھی مسئلہ ہے تو اب شوکت عزیز صاحب آ رہے ہیں گوادر میں جیسے شیر جان صاحب نے گوادر کی صحیح نمائندگی کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں وزیر صاحب بات یہاں یہ ہورہی ہے کہ آپ کے محکمے نے جوابات یہاں نہیں دیئے ہیں۔ آپ اپنے محکمے کو کہیں وہ اسمبلی کی اہمیت کو سمجھیں اور جو جوابات آتے ہیں اسمبلی سے آتے ہیں وہ اس کو ترجیح دیں۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): دیکھیں سوالات تو میرے پاس ہیں یہ بہت تازہ ہیں۔ شاید آپ کے محکمے نے اس کو پرنٹ نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں سوال نمبر 1160 اور 1161 یہ دونوں بھی آخری دنوں مجید خان اچکزئی کے سوالات کے ساتھ پیش کئے جائیں گے۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی عبدالمجید اچکزئی صاحب سوال پکاریں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: سوال نمبر 1056۔

☆**1056** عبدالمجید خان اچکزئی:

کیا وزیر واسا ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران کوئٹہ شہر کو فراہمی آب کیلئے کسقدر رقم خرچ ہوئی ہے؟ اور شہر کی کتنی فیصد آبادی مستفید ہوئی ہے اور کتنی فیصد آبادی اس جدید دور میں بھی پینے کے پانی سے محروم ہے تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے۔ کہ پانی کی پائپوں کی خریداری میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی پائی جاتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو پائپوں کی خرید میں باقاعدٹینڈر کا عمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر واسا:

گزشتہ تین سال میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی مد میں QWSEIP کے تحت درج ذیل اخراجات

ہوئے:۔

| | | |
|---|---|---|
| سال | 2002-03 | Rs,48,207,853/= |
| سال | 2003-04 | Rs.221,982,588/= |
| سال | 2004-05 | Rs,175,589,183/= |

جسکی مدد سے لائم سٹون aqufer میں 85 بور کھودے گئے جس میں سے 27 ناکام ہوئے 58 بور کامیاب رہے ان کامیاب ٹیوب ویلز میں سے 4+15 ٹیوب energized کئے گئے جس میں 6 ٹیوب ویل کوئٹہ کینٹ میں جس سے تقریباً 3MGD پانی یومیہ حاصل ہو رہا ہے۔ بقایا 9 ٹیوب ویل مری آباد کوہ مردار میں لگائے گئے ہیں جس سے کوئٹہ شہر کو یومیہ 40 لاکھ گیلن پانی مہیا ہو رہا ہے۔ اسکے علاوہ حال میں ہی کرخسہ وادی میں 4 ٹیوب ویل چلانے سے چلتن ٹاؤن کو یومیہ 10 لاکھ گیلن پانی کی فراہمی شروع ہوئی۔

QWSEIP کے تحت کوئٹہ شہر اور اسکے مضافات میں مزید 90 ٹیوب ویل لگائے گئے۔ جن میں سے 49 ٹیوب ویلز پرانے خشک شدہ ٹیوب ویلز کو مزید گہرے ٹیوب ویلوں میں تبدیل کیا گیا۔ انکے علاوہ نئے 46 ٹیوب ویل بور کئے گئے۔ درج بالا ٹیوب ویلوں کی وجہ سے تقریباً 75 لاکھ گیلن پانی میں اضافہ ہوا QWSEIP کے تحت عثمان آباد میں واٹر سپلائی سکیم کے تحت 2 ٹیوب ویل چلائے گئے اس سلسلہ میں تقریباً 80,000 فٹ G.I پائپ بچھائی گئی۔ اسکے علاوہ مزید 2 لاکھ گیلن کا ٹینک بنایا گیا۔ QWSEIP کے تحت تقریباً 60 کلومیٹر پائپ بچھائی گئی۔

پروجیکٹ کے لئے پائپ باقاعدہ طریق کار کے مطابق خریدی گئی۔ ٹینڈر میں مختلف کمپنیوں کی شمولیت اور ان کے درمیان مقابلہ ہوا جس کے بعد انکی bids کا موازنہ شیٹ مرتب ہوئی اور سب سے کم نرخ والی کمپنی کو ورک آڈر دیئے گئے۔ لہٰذا یہ درست نہیں ہے کہ پائپ بغیر ٹینڈر کے خریدی گئی ہیں۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): ٹھیک ہے گذشتہ تین سال میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی مد میں QWSEIP کے تحت درج ذیل اخراجات ہوئے۔ یہ تفصیلاً ہم نے پورا سوال کا جواب دیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی عبدالمجید صاحب اِس پر کوئی ضمنی سوال ہے (مداخلت) منسٹر صاحب آپ پلیز۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): اَب تک ہمیں پتہ نہیں چلا ہے کہ واسا کا وزیر کون ہے اسکا فیصلہ ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر صاحب دیکھیں۔۔۔۔۔۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): لوکل گورنمنٹ کا وزیر واسا کو اور واسا کو لوکل گورنمنٹ کا وزیر بنانا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پلیز! آپ لوگ بیٹھیں مسئلہ کوئی اتنا نہیں ہے اسکو دو منٹ میں ہم حل کرتے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: تین سال میں حل نہیں ہوا آپ دو منٹ میں حل کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگ بیٹھیں پلیز۔عبدالمجید اچکزئی صاحب آپ بیٹھیں۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): سردار صاحب آپ تشریف رکھیں خدا کیلئے کسی اور کو بولنے دیں.

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر لوکل گورنمنٹ۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر محکمہ بلدیات): کوئٹہ میں پانی کا مسئلہ بحرانی کیفیت اختیار کیا ہوا ہے یہ سنجیدہ مسئلہ ہے۔واسا کو دو حصوں میں ٹکڑے کیا گیا ہے جو دودھ دینے والی گائے ہیں اُس پر لوگ لڑ رہے ہیں کہ کس کے پاس چلا جائے (ڈیسک بجائے گئے) جو والومینوں والا حصہ ہے اُس کو کوئی قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔میرا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ یہ محکمہ مجھے دیا جائے لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ آبنوشی کا مسئلہ کوئٹہ کا ہے۔ کوئٹہ کے چھ ایم پی ایز موجود ہیں۔اور یہاں چار وزیر ہیں۔ہم کوئٹہ والوں نے کیا جرم کیا ہے؟ کہ ہم کو تختہ مشق ستم بنایا جاتا ہے۔ہم ذلیل ہیں روڈوں پر لوگ نکلتے ہیں ہم روز منت سماجت کرتے ہیں۔کوئٹہ میں پانی کا بڑا مسئلہ ہے اِس کو سنجیدگی سے لے لیں آپ اور اسمبلی فلور پر اسکا حل ہو جائے۔آپ کوئی ruling اِس پر دے دیں۔ہمارے عوام بڑے پریشان ہیں اس مسئلے پر۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی thank you

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): مجھے ذرا موقع دیں۔پچھلے دنوں میں اسلام آباد گیا ہوا تھا وہاں ایک اسکیم بنی ہے صاف پانی کے واٹر پلانٹ لگ رہے ہیں۔میں نے اسلام آباد والوں کو کہہ دیا تھا کہ

جناب آپ کو معیاری اور صاف پانی کی فکر پڑی ہے، ہمیں کوئٹہ میں مطلق سیال اور مائع بہنے والی کوئی چیز جس کا نام پانی ہے وہ میسر نہیں ہے۔ دوسرا ظلم یہ ہوا ہے جی تینوں صوبوں کی نمائندگی وہاں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کر رہے تھے ایک بلوچستان ہے کہ جہاں سارا نزلہ لوکل گورنمنٹ پر اُترتا ہے۔ یہاں سے پی ایچ ای والے نمائندگی کر رہے ہیں اور مولانا صاحب خود فرماتے ہیں کہ نہ ایک پیسہ ہے نہ کچھ کام ہے۔ پھر ابھی وہ جو کمیٹی سسٹم تھے جو ٹیوب ویل چل رہے تھے اُن سب کا فیصلہ ہوا ہے۔ وہ بھی پی ایچ ای کے پاس چلے گئے ہیں۔ آخر بلوچستان کے عوام کیا کریں؟ پانی جیسی بنیادی ضرورت آکسیجن کے بعد اِس کی ضرورت ہے اُس کیلئے لوگ تڑپ رہے ہیں اور یہاں پر انصاف پر مبنی فیصلے نہیں ہو رہے ہیں۔ یہ سنجیدہ مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ شرودی صاحب۔ آپ بیٹھیں۔ جی محترمہ ثمینہ سعید صاحبہ۔

محترمہ ثمینہ سعید: جناب اسپیکر! میں بھی یہی کہنا چاہتی ہوں جو مولانا صاحب نے کہا کہ یہ بہت ہی سنجیدہ مسئلہ ہے۔ آپ کی رولنگ آنی چاہیئے تاکہ کم از کم یہ تو معلوم ہو کہ یہ جو فنڈز آتے ہیں وہ جاتے کہاں پر ہیں؟ (ڈیسک بجائے گئے) اور دوسری بات یہ ہے کہ واپڈا جو ہے واپڈا کا ایک ایم ٹی او جو ہے وہ ایک وزیر سے بھی زیادہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے کہ اُس کو فون کریں اور اُس کو بتایا جائے کہ ایک علاقے میں پانی نہیں آرہا ہے وہ آگے سے کہتا ہے کہ جی میں دیکھوں گا۔ ایک اسمبلی کے ممبر کی بات کو یہ تضحیک کی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے جی یہ جب بحث ہوگی ناں ایک دو گھنٹے اِس پانی کے مسئلے پر تو اُسوقت سب دل کھول کر بولیں۔ منسٹر پی ایچ ای صاحب آپ۔ (مداخلت) شاہ زمان رند صاحب پلیز آپ بیٹھیں۔

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر صاحب! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی؟ What is the point of order اچکزئی صاحب آپ ایک منٹ۔

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر صاحب! تحریک التواء تھی۔ پانی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔ یہ میں نے پانچ دفعہ جمع کی۔ یہ آگے پیچھے اجلاسوں کو کرتے رہے ہیں۔ لیکن آج بھی table نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے جناب سیکرٹری اسمبلی دیکھیں رند صاحب کی کیا ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت) No more point of order. منسٹر صاحب ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے فرمایا کہ پی ایچ ای کے

انڈر رواسا نہیں ہے۔ اِدھر جواب بھیج دیا ہے۔ مطلب یہ کہ یہ کیا overlapping ہو رہی ہے؟

<u>مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای):</u> جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ جیسے شرودی صاحب نے مطلب بہت جذباتی جیسے میزان چوک پر کھڑے ہیں ایسی تقریر کی ہے۔ گزارش یہ ہے میں آپ کو ایک چیز بتاؤں ۔۔۔ (مداخلت)

<u>حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات):</u> پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب! کیا میزان چوک پر کھڑا ہونا کوئی عیب ہے؟

<u>مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای):</u> آپ نے صحیح بولا۔ اچھا جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ کوئٹہ جو اِنہوں نے ایک قسم کا معرکہ جنگ بنایا ہے۔ یہ سوائے صرف پبلک ہیلتھ کا محکمہ کوئٹہ سے دستبردار ہے کہ ایک طرف یہاں پر ناظم صاحب' واسا اور دوسری طرف کوئٹہ پراجیکٹ' فوجی اور پی اینڈ ڈی محکمے تو یہ آپس میں فیصلہ کریں۔ پبلک ہیلتھ تو کوئٹہ سے دستبردار ہے ہم فارغ ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> عبدالمجید صاحب ایک منٹ آپ سُنیں۔ آپ question no.1056 اور 1057 جو واسا سے متعلق ہیں 30 تاریخ کے اجلاس میں منسٹر پی ایچ ای اِسکی clearly وضاحت کریں کہ اِن کے جوابات کون دیں گے اور اُسوقت 30 تاریخ کو یہ جوابات لیئے جائیں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور):</u> پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> جی منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی۔ اچکزئی صاحب آپ بیٹھیں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور):</u> جناب اسپیکر! میں توجہ دلاتا ہوں چونکہ واسا پر بڑی گرما گرم بحث چل رہی ہے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2000 کے تحت واسا devolve ہو گیا ہے اور اب یہ محکمہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تحت چل رہا ہے۔ متعلقہ آرڈیننس کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پراونشل گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت اپنا کام سرانجام دیتی ہے۔ بلوچستان گورنمنٹ رولز آف بزنس مجریہ 1974 کے تحت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کسی حد تک اِسکا جوابدہ ہے۔ یہ آپ کے سامنے پوزیشن ہے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> ٹھیک ہے یہ 30 تاریخ کو۔۔۔ (مداخلت) 30 تاریخ کو۔

Yes Shafique Ahmed is on point of order.

شفیق احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اچکزئی صاحب ایک منٹ۔

شفیق احمد خان: جمالی صاحب نے یہ کہا کہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو چلا گیا ہے۔ آٹھ ارب روپے پروجیکٹ کے پاس کیوں رکھے ہوئے ہیں پھر وہ بھی تو واسا کو۔۔۔(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھے وہ 30 تاریخ کو جب یہ بتائیں گے کہ واسا کا کون controlling department ہے اُسوقت مطلب ہم یہ بات چھیڑیں گے۔

شفیق احمد خان: وہ کہتے ہیں کہ 2002 کے rule کے تحت وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو چلا گیا devolve ہوگیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے وہ 30 تاریخ کو ہاؤس، Formally minister PHE کو inform کریں گے اور پھر جو بھی ہوگا وہ واسا کے متعلق اِن سوالوں کے جواب دیں گے۔ جی اچکزئی صاحب۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ پچاس کروڑ روپے خرچ ہوئے کوئٹہ میں بیس فیصد پانی کا مسئلہ حل نہیں ہوا ہے اور تین سال میں بلکہ اُس سے زیادہ کے عرصے میں آج تک یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ اِس محکمہ کا جواب کون دیں گے اور اِس محکمے کا انچارج کون ہے۔ ایس اینڈ جی اے ڈی والے کہہ رہے ہیں کہ میں دوں گا پی ایچ ای والے کہہ رہے ہیں۔۔۔(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: رولنگ اِس پر آ گئی ناں۔ اِس پر بحث نہیں ہوگی۔ جی شفیق احمد صاحب اپنا اگلا سوال نمبر پُکاریں۔

شفیق احمد خان: question no. 1116

☆**1116** شفیق احمد خان:

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں منشیات کے عادی افراد کے علاج معالجہ اور بحالی کیلئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو جنوری 2003 تا تاحال کتنے متاثرہ افراد کے علاج معالجہ پر کسقدر رقم خرچ کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔ نیز کیا منشیات کے عادی افراد کے علاج معالجہ کے ساتھ فنی تربیت دینے کے پیش نظر ایک مخصوص ہسپتال تعمیر کرنے کی تجویز حکومت کے زیرغور ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

<u>وزیر سماجی بہبود:</u>

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ میں منشیات کے عادی افراد کے علاج معالجہ اور بحالی کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) جنوری 2003 تاحال منشیات کے عادی افراد کے علاج معالجہ اور بحالی کے لئے کوئٹہ میں قائم کردہ سرکاری سطح کے مراکز میں 1643 مریضان منشیات پر =/23,25,000 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ جسکی تفصیل اس طرح ہے:۔

سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک نمبر 3 کوئٹہ میں قائم کردہ مرکز بحالی و علاج معالجہ برائے عادی منشیات میں 831 منشیات کے عادی افراد کو علاج معالجہ وبحالی کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور ان پر =/11,25,000 روپے خرچ کئے گئے۔ دوسرا مرکز سول ہسپتال کوئٹہ میں کام کر رہا تھا اور جنوری 2003 تا 17 ستمبر 2005 کے دوران 812 مریضان منشیات کا علاج معالجہ ہو چکا ہے۔ ان افراد کے علاج پر =/12,00,000 روپے خرچ ہوئے جن میں سے 10,00,000 روپے صوبائی حکومت اور 2,00,000 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کوئٹہ اور =/2,00,000 روپے اینٹی نارکوٹیکس فورس بلوچستان نے فراہم کئے۔ اب یہ مرکز محکمہ صحت رسول ہسپتال انتظامیہ کے حوالے کیا گیا۔ بلوچستان میں منشیات کے عادی افراد علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ فنی تربیت کے پیش نظر مشرقی بائی پاس کوئٹہ پر 10 ایکڑ رقبہ پر محیط ایک کمپلیکس برائے علاج معالجہ و بحالی مریضان منشیات زیرتعمیر ہے اور اس کی تعمیر پر =/5,21,00,700 روپے خرچ کئے جارہے ہیں اور اس مرکز کی تعمیر دوسال میں مکمل کی جائیگی۔ اس

مرکز کے تعمیراتی کام کا معائنہ جناب گورنر بلوچستان نے مورخہ 26/اکتوبر 2005 کو کیا اس مرکز کی تعمیر سے بیک وقت 300 منشیات کے عادی افراد کا مختلف مراحل میں علاج معالجہ اور بحالی کے انتظامات کئے جائینگے۔ تا کہ اُن کو دوبارہ عملی زندگی گزارنے کے قابل بنایا جاسکے ان مراکز کے علاوہ غیر سرکاری سطح پر بھی 3 مراکز منشیات کے عادی افراد کے علاج معالجہ کی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Answer taken as read, any supplementary on question no 1116 ?

شفیق احمد خان: بس ٹھیک ہے جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: any supplementary ?

شفیق احمد خان: نہیں sir۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی. No, Question Hour is over۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب نوابزادہ بالاچ مری صاحب اپنے علاقے کے دورے پر ہونے کی وجہ سے 27 مارچ سے شروع ہونے والے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب امبروز جان فرانسس صاحب ایک ضروری کام کے سلسلے میں اسلام آباد تشریف لے جارہے ہیں لہٰذا آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصتیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)

شاہ زمان رند: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب! میرے جو کم ازکم تین تحریک التواء تھی۔ لیکن تینوں میں سے ایک بھی ٹیبل نہیں ہوئی ہے اس کے علاوہ ایک مذمتی قرارداد تھی وہ بھی ٹیبل نہیں ہوئی ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ 30 تاریخ کو میں ان کو کہہ رہا ہوں کہ وہ آپ کی تحریک التواء کو پیش کرینگے۔ جی. جان محمد بلیدی. On point of order

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے اور آپ کی اجازت سے میں چاہتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی نے سینٹ کے الیکشن میں ہمارے بلوچستان کے جن دوستوں کو کامیاب کیا ان کو میں

مبارکباد پیش کرتا ہوں جن میں مسلم لیگ، ایم ایم اے، نیشنل پارٹی، جمہوری وطن پارٹی اور پشتونخوا میپ کے دوست شامل تھے لیکن اس الیکشن میں افسوسناک بات یہ ہوئی حکومت اور ایجنسیوں کی طرف سے جس طرح اس الیکشن میں مداخلت کی گئی جس طرح پارٹیوں کے خلاف سازشیں کی گئیں ان کی جومینڈیٹ کو کم کرنے کے لئے پیسوں کا جس طرح استعمال کیا گیا ایک توہین آمیز طریقے سے اور خاص طور پر افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلم لیگ نے خود اپنے اتحادیوں کے خلاف جو سازش کی وہ ایک لمحہ فکریہ اور سب کے سامنے عیاں ہے اور دوسری طرف مسلم لیگ نے ان لوگوں کے خلاف ایکشن لیا جنہوں نے ضمیر کے مطابق ووٹ دیا جنہوں نے ایک جذبے کے مطابق ووٹ دیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: This is no point of order

جان محمد بلیدی: افسوسناک بات یہ ہے کہ جنہوں نے ووٹ نہیں بیچے ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جان بلیدی صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب والا! اس کے معنی یہ ہوئے کہ مسلم لیگ کا کلچر یہی ہے کہ بکے اور جو لوگ نہیں بکے ان کے خلاف ایکشن لیا گیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جان بلیدی صاحب پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جان محمد بلیدی: جناب! عجیب بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے خلاف ایکشن نہیں لئے اور اپنے اتحادیوں کے ووٹ توڑ کر ان کو گرایا گیا۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جناب! وہ غلط بات کرتے ہیں کوئی ثبوت نہیں ہے ان کے پاس۔ آپ ثبوت لے آئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اختر لانگو صاحب پلیز! جان بلیدی صاحب پلیز! آپ تشریف رکھیں ناں ابھی آپ کارروائی چلنے دیں۔ سردار اعظم موسیٰ خیل پوائنٹ آف آرڈر پر ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): اگر کوئی بات کرنی ہے بلیدی صاحب تو آپ اپنی پارٹی کی بات کریں آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا ہے دوسری پارٹی کے بارے میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جان بلیدی آپ بیٹھ جائیں پلیز (شور) آپ پلیز بیٹھ جائیں یہ ان کا مسئلہ ہے یہ ان

کی پارٹی کا مسئلہ ہے۔ عبدالرحمٰن جمالی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جان بلیدی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ بیٹھ جائیں پلیز جی سردار محمد اعظم صاحب .On the point of order

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے قاعدہ نمبر 220 کے تحت جب کوئی ممبر اسمبلی فلور پر بول رہا ہوگا دوسرا ممبر کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ اس کی تقریر میں مداخلت کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ اچھی بات ہے کہ قاعدہ 220 کا آپ کو علم ہوگیا چلیں آپ بولیں ناں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: یہ تو مجھے پہلے سے بھی پتہ تھا آپ بھی اسی لاعلمی میں چلے گئے بڑے وفادار آپ اپنے آپ کو دکھاتے تھے لیکن مسئلہ یہ بن گیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مسئلہ کیا ہے پلیز آپ تشریف رکھیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مجید اچکزئی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: میری باری ہے اچکزئی کی نہیں ہے: جناب اسپیکر صاحب! سینٹ پر ہم ضرور بولیں گے۔ سینٹ میں جو گڑبڑ ہوئی ہے ہم اس کو اچھالیں گے جس نے ضمیر فروشی کی ہے ہم اس کو ننگا کریں گے ہم ممبر ہیں عوامی نمائندے ہیں ہمیں نہیں بھکنا چاہیے جناب اسپیکر صاحب! میں دل کی گہرائیوں سے اپوزیشن کے سینٹ ممبران کو اور ایم ایم اے کے سینٹ ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں اور تمام ممبروں کو داد دیتا ہوں کہ وہ کسی کی دھونس دھمکی اور پیسوں میں نہیں آئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! جب آپ نے مجھے فلور دیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟ یہ کہاں سے پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: آپ صبر سے کام لیں جناب اسپیکر صاحب! زراعت جو کراچی کا صنعتکار ہے یہاں پر لوگوں کے ضمیر خریدنے کے لئے آیا تھا افسوس کی بات ہے کہ ہمارے اس صوبے کے خلاف سی ایم ہاؤس میں سازشیں ہورہی تھیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): آپ تو ہماری مسلم لیگ کا ووٹ بھی

لے گئے۔تو کیا آپ نے خریدا ہے؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: اس نے ضمیر کے مطابق دیا ہے اس نے بے ایمانی نہیں کیا ہے اس کو ہم شاباش دیتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ کو ہم شاباش دیتے ہیں کہ آپ نے ضمیر کے مطابق ووٹ دیا ہے بختیار ڈومکی کو ہم شاباش دیتے ہیں کہ اس نے زراعت کو ٹھکرایا اور ضمیر کے مطابق فیصلہ دیا افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے ضمیر کے خلاف فیصلہ دیا۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: This is the last point of order, no more point of orders. جی مجید اچکزئی صاحب۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! صبح 9 بجے سے لیکر کے اب تک ہمارے یہ پشتون بیلٹ کی جتنی بھی ٹریفک ہیں اس کو بلیلی چیک پوسٹ پر زمیندار ایکشن کمیٹی کی وجہ سے روکا گیا ہے مسئلہ یہ ہے کہ کیسکو والوں نے ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ اور ڈسٹرکٹ پشین میں مختلف فیڈروں کو بند کیا ہوا ہے اور ہزاروں ٹیوب ویل بند پڑے ہیں میں اس ہاؤس کے توسط سے اور آپ کے توسط سے اگر آپ kindly ہوم منسٹر کو اپوزیشن کے ایک دو ممبران کے ساتھ بھیج دیں وہاں ان سے بات کر لیں راستہ تو کم سے کم کھل جائے ہزاروں لوگ پھسے ہوئے ہیں بلیلی چیک پوسٹ پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے۔ہوم منسٹر صاحب اس وقت نہیں ہیں جی منسٹر ایجوکیشن۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب! واقعی یہ ایک اہم مسئلہ ہے روڈ بند ہے اور ہم نے ازخود یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ابھی جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی کوئی حکومت کی طرف سے آپ کچھ بتائیں گے ہوم منسٹر صاحب تو نہیں ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جی میں پتہ کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ہوم منسٹر کو کسی طرح بلایا جائے۔اب چونکہ یہ ایک مشترکہ تحریک التواء ہے۔

(شور مداخلت) آپ کارروائی چلنے دیں ناں ہر بات پر پوائنٹ آف آرڈر۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک اہم مسئلہ ہے ہمارے لئے بہت اہم مسئلہ ہے ہمارا پھلوں کا سیزن ہےانہوں نے بجلی بند کی ہوئی ہےاور غلط کام ہو رہا ہے ہزاروں لوگ پھنسے ہوئے ہیں۔

سید مطیع اللہ آغا (وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب اسپیکر صاحب! یہ واقعی ایک اہم مسئلہ ہے اس میں دو حزب اختلاف والے اور دو حکومت والے وہاں جائیں اور یہ مسئلہ حل کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ہوم منسٹر آ رہے ہیں ابھی اس کو take up کرتے ہیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: اگر ہوم منسٹر نہیں ہے ٹریژری بینچز سے ہمارے ساتھی ہے آپ kindly کیسکو والوں کو بلا لیں کہ وہ ہمارے ساتھ اس بات چیت میں شامل ہو جائیں۔

سید مطیع اللہ آغا (وزیر انفارمشن ٹیکنالوجی): جناب اسپیکر صاحب! ہم لوگوں کو اجازت دیدیں کہ ہم جائیں اور وہاں یہ مسئلہ حل کریں وہاں پر روڈ بلاک ہے اور لوگ پریشان ہیں اس مسئلے پر اگر آپ اجازت دیدیں ہم جا کر کے وہاں پر روڈ کھول دینگے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے اگر آپ جائیں حکومت کی طرف سے جا کر اس کو مطمئن کریں کیسکو سے بات کریں یہ اچھی بات ہے آپ حل کر دیں۔

مولانا فیض محمد (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب اسپیکر صاحب! خضدار کی طرف بھی یہی مسئلہ ہے کوئی بل نہیں دیتا سارے بلوں کو وہ بند کر لیتے ہیں وہاں بڑی پریشانی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بل تو دینا چاہیے۔

مولانا فیض محمد (وزیر محنت وافرادی قوت): وہ بل جو وہ بھیجتے ہیں وہ نہیں دیئے ہیں۔ اس سلسلے میں کیسکو والوں کو بلائیں اور ان سے بات کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی بات کروانا چیف کیسکو سے تاکہ اس مسئلے کو حل کر لیں۔

جی جان محمد بلیدی صاحب اور تحریک التواء نمبر 1 ہے رحمت صاحب اور جان بلیدی صاحب کی اور اسی نوعیت کی ایک تحریک التواء نمبر 5 ہے اکبر مینگل صاحب کی طرف سے دونوں تحریک التواء کو ایک ہی تحریک میں ضم کیا جاتا ہے اور اب محرکین میں سے کوئی ایک مشترکہ تحریک التواء کو پیش کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جان بلیدی، رحمت علی یا اکبر مینگل صاحب میں سے کوئی ایک اس کو پیش کریں۔

رحمت علی بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ ایک ہی نوعیت کی ہے ہم نے ایک ہی کر لیا ہے اس کو، تحریک التواء نمبر 1 اور نمبر 5 ایک ہی نوعیت کی ہیں اب وہ چونکہ تحریک التواء نمبر 1 میں اس کو ضم کر دیا ہے اب آپ تینوں اس کے محرک ہو گئے ہیں آپ میں سے کوئی ایک اپنی تحریک التواء پڑھیں، نہیں دونوں نہیں پڑھ سکتے please اکبر مینگل آپ پڑھ لیں مشترکہ تحریک التواء نمبر 1 منجانب محمد اکبر مینگل، جان محمد بلیدی، رحمت علی بلوچ۔

محمد اکبر مینگل: ہم اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتے ہیں۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان بھر خصوصاً ڈیرہ بگٹی اور کوہلو کے اضلاع میں گزشتہ مہینے سے غیر اعلانیہ فوجی آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ جس میں فوجی جیٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر استعمال کئے جا رہے ہیں اور اطلاعات یہ بھی ہیں کہ بعض علاقوں میں چشموں کے پانی میں زہریلی اشیاء بھی ملا دی گئی ہیں ان فوجی اقدامات سے ابتک سینکڑوں قیمتی جانیں لقمہ اجل بن چکی ہیں اور بلوچستان کی قوم پرست قیادت کے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے جا رہے ہیں حکومتی اداروں اور ایجنٹوں کی جانب سے ماورا قانون اقدامات گزشتہ ایک سال سے جاری تھے جس میں کئی نوجوانوں کو غیر قانونی حراست میں رکھا گیا ہے ان واقعات وحالات سے بلوچستان کے عوام میں پیدا ہونے والی قومی محرومی میں اضافہ کر دیا ہے جس سے وفاق اور وحدتوں کے درمیان خلیج میں اضافہ کر دیا ہے جو ملک کے لئے نیک شگون نہیں۔

لہٰذا ان حالات وواقعات کے پیش نظر اسمبلی کی کارروائی روک کر اس قومی اہمیت کے حامل مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ تحریک التواء نمبر 1 پیش ہوئی، جی محرکین میں سے کوئی ایک اس کی، نہیں کوئی ایک بولیں اس پر، نہیں تحریک التواء پر محرکین ہی بول سکتے ہیں، جی آپ اس کی admissibility پر کچھ بولیں۔

جان محمد بلیدی: سر! اس کی میں وضاحت پوری طرح کر دوں مجھے اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں جی اس پر تو آپ بریفلی بولینگے پھر جب وہ قاعدہ کے مطابق اگر ووٹنگ ہوئی تو پھر بولینگے آپ اس پر۔

جان محمد بلیدی: مہربانی جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جان بلیدی صاحب۔

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے، اس وقت بلوچستان کی جو سنگین صورتحال ہے اس نے پورے ملک کو اور پورے ملک کے باشعور عوام کو جو سوچ رکھتے ہیں جو پاکستان اور بلوچستان کے حالات کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں ان سب کو ایک مشکل میں ڈال دیا ہے اور صورتحال یہ بنتی جاری ہے کہ اسی پرنیشنل اسمبلی اور سینٹ میں بھی بحث ہوئی ہے جناب والا! ایک بات میں کچھ وضاحت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کیونکہ دنیا پر اس وقت انتہا پسند قوتوں کا غلبہ ہے اور پوری دنیا کو حالت جنگ میں رکھا گیا ہے آپ دیکھیں افغانستان کو تاراج کرنے کے بعد انتہا پسند قوتوں نے عراق پر قبضہ کیا اور وہاں لاکھوں مسلمانوں کو شہید کر دیا اور اپنی انتہا پسندانہ عزائم کا ہوس بنایا بنیادی بات انتہا پسندوں کی یہی ہے کہ وہ دنیا پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں انسانیت کے جو وسائل ہیں ان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور یہی انتہا پسند ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کی حمایت حاصل ہے ہمارے انتہا پسندوں کو جو یہاں بیٹھ کر، جنہوں نے یہاں قبضہ کر کے اپنے عوام کو غلام بنایا ہے زبردستی اپنے آپ کو صدر بنوایا ہے اور اسمبلیوں پر اور اداروں پر بیٹھ کر اپنی حکمرانی کر رہے ہیں اور ہمیں جمہوریت کا سبق پڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں جناب والا! ایک ہی strategy ہے ان کے بڑے اور چھوٹے حکمرانوں کی امریکہ پوری دنیا کو جمہوریت کا سبق پڑھانے کی کوشش کرتا ہے اور ہمارے حکمران ہمیں جمہوریت کا سبق پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ صورتحال جو پوری دنیا کو جھنجوڑ کر کے رکھ دی ہے اور یہاں ہمارے حکمران ہراوّل کا کردار ان کے لئے ادا کر رہے ہیں اپنے لوگوں کو مارنے کے لئے اپنے لوگوں کو تاراج کرنے کے لئے وزیرستان سے لے کر بلوچستان تک آپ دیکھیں گے کہ کہیں بھی جمہوریت پسند امن دوست لوگ محفوظ نہیں ہیں ایک فوجی کارروائی جس کا ہم نے شروع سے شور شرابہ کیا کہ بلوچستان میں فوجی کارروائی کے لئے ایک صورتحال بنائی جاری ہے ایک نیٹ ورک بنایا جا رہا ہے بلوچستان کے خلاف بلوچستان کے عوام کے خلاف فوجی آپریشن ہونے والا ہے لیکن یہاں بلوچستان کے حکمرانوں نے ہماری یہ بات کو وہ مذاق میں لیتے رہے ٹالتے رہے وہ اپنے اوپر کے آقاؤں کی بات مانتے رہے ہم نے کہا کہ ڈیرہ بگٹی، کوہلو اور مری کے علاقوں

میں فوجی نیٹ ورک پھیلایا گیا ہے چھاؤنی کے نام پر یہاں کے لوگوں کے وسائل پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے چھاؤنی کے نام پر بلوچستان کے وسائل کو لوٹنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔ترقی کے نام پر یہاں کے عوام کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی کوششیں اور سازشیں ہورہی ہیں ہم نے یہ بات عوام تک پہنچائی اور اسمبلی فلور کے ذریعے پوری دنیا تک پہنچانے کی کوشش کی لیکن وہی ہوا کہ آپ نے دیکھا کہ 17 دسمبر کو اسی فوج نے اپنے ہی عوام ڈیرہ بگٹی اور مری کے علاقے میں باقاعدہ فوجی آپریشن شروع کردیا ہیلی کاپٹر اور گن شپ ہیلی کاپٹر جیٹ جہازوں کے ذریعے بمباریاں کی گئیں لوگوں کا قتل عام کیا گیا معصوم بچوں کو قتل کیا گیا عورتوں کو قتل کیا گیا عام عوام کو نہتے عوام کو قتل کردیا گیا جس کے فوٹو پوری دنیا کی میڈیا میں آپ نے دیکھا انٹرنیٹ کے ذریعے اور فوٹوز کے ذریعے آئے کہ یہ کونسے دہشت گرد ہیں انہوں نے کونسا جرم کیا ہے ان بچیوں نے ان ماؤں نے جن کی گودیں اُجھاڑی گئی ہیں جن کے جوان بیٹے قتل کئے جارہے ہیں جن کے گھروں کو مسمار کیا جارہا ہے آج آپ دیکھیں بلوچستان کے ان علاقوں کو نصیر آباد اور ڈیرہ مراد جمالی میں لاکھوں لوگ مہاجر کی زندگی گزارر ہے ہیں جہاں ان کے گھر بار تباہ و برباد کردیئے گئے ہیں لوگ یہاں آکر مجبور ہیں مہاجر کی زندگی گزارر ہے ہیں اور ہمارے حکمران کس شرم سے کس منہ سے اور یہی کہہ رہے ہیں کہ ہم ڈیرہ بگٹی میں لوگوں کو آباد کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔آئیں دیکھیں یہ ایک لاکھ لوگ جو ڈیرہ مراد جمالی میں ڈیرے لگائے ہوئے ہیں نصیر آباد میں پڑے ہیں بے سروسامانی کی حالت میں بھوک افلاس پیاس میں یہ کون لوگ ہیں ان کا گناہ قصور کیا ہے ان کے گھر کس نے مسمار کئے ان کے گھر کس نے جلائے ان کے بچوں کو کس نے قتل کیا آج ڈیرہ بگٹی ،مری اور کوہلو ان تمام علاقوں میں جو فوجی آپریشن جاری ہے ان کے مقاصد کیا ہیں آخر حکومت کیا حاصل کرنا چاہ رہی ہے؟

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: بلیدی صاحب آپ بریفلی اس پر بات کریں کیونکہ اگر بحث کے لئے منظور ہوئی پھر آپ تفصیلی بات کریں ابھی تو صرف آپ نے بریف کرنا ہے please

<u>جان محمد بلیدی</u>: اور یہی صورتحال جو 17 دسمبر سے شروع ہوئی ہے بلوچستان کے عوام کے خلاف حریت پسندوں کے خلاف جو بلوچستان کی حق حکمرانی کی بات کرتے ہیں جو وسائل پر حق حکمرانی چاہتے ہیں جو بلوچستانی یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کا ہے یہاں کا پیسہ ہے یہاں کے معدنی وسائل ہیں یہاں کی

جو پوری آمدنی ہے وہ بلوچستان کی ہے ان کا گناہ اور قصور یہی ہے اور یہ سلسلہ جو 17 / دسمبر سے شروع ہوا تھا بلوچستان کے عوام کے خلاف فوجی آپریشن ان کے بچوں کا قتل عام وہ آج تک جاری ہے اور آپ یہ سنیں گے آپ نے روزانہ ریڈیو میں سنا ہے ٹی وی میں دیکھا ہے بلوچستان کا سابقہ وزیر اعلیٰ سابقہ گورنر جنہوں نے یہاں خدمات کی ہیں جن کی حیثیت ایک قوم پرست قیادت کی ہے جس کو پورے بلوچستان میں as a لیڈر تسلیم کیا جاتا ہے ان کے خلاف سازشیں کی جاری ہیں بیہودہ باتیں کی جارہی ہیں ان کے خلاف غلط پٹیشن دائر کئے گئے ہیں ان کے خلاف ان کے بچوں کے خلاف ان کے لوگوں کے خلاف اور پورے بلوچستان میں یہ سلسلہ جاری ہے آپ نے دیکھا جناب والا!

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: بلیدی صاحب آپ To be very brief، آپ According to rule چلیں please آپ اس کو brief کریں۔

<u>جان محمد بلیدی</u>: یہ ماورا قانون جو اقدامات ہیں انہوں نے پورے بلوچستان کو گھیرے میں لیا ہے حنیف شریف ڈاکٹر ہے ملازم ہے وہ کہاں ہے چھ مہینے سے اس کا کوئی درک نہیں کہاں لے گئے اس کو راجہ جیسے کو گرفتار کیا گیا ایک پروفیسر راجہ احمد خان دس دوستوں کے ساتھ اس کو گرفتار کیا گیا بڑی محفل میں کہاں ہے وہ کون اس کو لاسکتا ہے مرا ہے زندہ ہے اس کا کیا ہوا، ستار کہاں ہے اس کو مار مار کر جب گھر پہنچایا گیا وہ لاش کی طرح پڑا ہوا ہے اس کا جرم کیا ہے شہید بنگلزئی ہے دوسرے ہیں۔ اصغر بنگلزئی کہاں ہے کئی اور ہمارے ایسے دوست ہیں جو جیلوں میں بند ہیں آپ جا کر جیل کو دیکھیں جیل بھرے ہوئے ہیں ان پر کونسا کیس ہے کونسا جرم ہے جو کچھ بلوچستان میں ہو رہا ہے جوان کے خلاف اور جو بلوچ عوام کے خلاف ہو رہا ہے صرف ایک بنیاد پر کہ وہ اپنا حقوق چاہتے ہیں جناب! کیا حق مانگنا گناہ ہے؟ کیا اپنے بچوں کے لیے زندگی مانگنا گناہ ہے؟ آپ مجھے بتائیں یہ جو روزانہ ترقی کی بات کرتے ہیں کہیں غبارہ پھٹتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ ترقی یہی ہو شروع ہونے والا تھا یہ انہوں نے متاثر کیا آپ مجھے بتائیں جس گوادر کی آپ بات کر رہے ہیں آج بھی لوگ پینے کے پانی کے لیے ترس رہے ہیں آپ مجھے بتائیں کہ کتنے نئے پرائمری سکول کھولے گئے ہیں جناب! جس ترقی کی بات ہو رہی ہے کہاں لوگوں کو روڈز ملے ہیں بلوچستان کے آج بھی جتنے روڈ ہیں انکا 8% حصہ بھی صحیح نہیں پکے روڈ نہیں ہیں اس دور میں آج بھی بلوچستان کے

لوگ پانی پینے کے لیے ترس رہے ہیں یہ کونسی اور کہاں کی ترقی ہے تو یہ ساری صورتحال پر جو ہم نے بات کی ہے کہ ان حالات میں وفاق کے اندر وحدتوں کے درمیان خلیج کے مزید فاصلوں کو بڑھا دیا ہے جناب والا! ہم سب چاہتے ہیں کہ اس پاکستان میں رہنا ہے لیکن ہم ایک جمہوری پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں ایسا ہو جس میں تمام قوموں کو بنیادی اور برابری کی بنیاد پر وسائل حاصل ہو جناب والا! ہم چاہتے ہیں۔۔ (مداخلت)

<u>سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)</u>: جناب! یہ بحث کے لیے منظور ہو گئی ہے؟ جس پر بحث ہو رہی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: بلیدی صاحب آپ تشریف رکھیں جب یہ بحث کے لیے منظور ہو گی پھر آپ اس پر بولیں بلیدی صاحب آپ اسکو ایک منٹ میں ختم کریں۔

<u>جان محمد بلیدی</u>: جناب اسپیکر! مہربانی بلوچستان میں آج بھی اس سے اور زیادہ سنگین مسئلہ نہیں ہے پورا بلوچستان جل رہا ہے لوگ پریشان ہیں پریشانی کے عالم میں یہ صورتحال ہے کہ لوگ نقل مکانی کرتے ہوئے دوسرے علاقوں میں جا رہے ہیں اس پوری صورتحال کو، یہ ضروری ہے کہ اس پر سنجیدہ بحث کی جائے اور یہ ہماری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اسمبلی اس کو بحث کے لیے منظور کرے شکریہ جناب!

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: thank you جی زیارتوال صاحب آپ بولیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ</u>: جناب اسپیکر! یہ جو تحریک التواء ہے اور جو محرکین ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ اپوزیشن میں ہم جتنے بھی دوست بیٹھے ہیں یہ سب کی جانب سے ہو۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: زیارتوال صاحب آپ اسمبلی کے سیکرٹری کو درخواست دے دیں ہم اس کو کر دیں گے۔اب گورنمنٹ کا مؤقف آیا کہ کسی ایک محرک نے بولنا تھا گورنمنٹ کی طرف سے کون بولیں گے؟

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور)</u>: جناب! میں عرض کروں۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: جی منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور)</u>: جناب اسپیکر! یہ دو جو تحریک التواء ہیں یہ دونوں ایک ہی قسم کے ہیں اور بہت اہم مسئلہ ہے گورنمنٹ کا بھی concern ہے اس کے ساتھ میں ٹریژری بینچز کی طرف سے آپ کو یہ request کرونگا کہ ہمارے بھائیوں کو بالکل صحیح موقع دیا جائے

اس پر ایوان میں وہ discuss کریں صرف آپ سے یہ گزارش کرونگا کہ آج بالکل اس کو ایڈمٹ کر دیں ایک ہفتہ بعد آپ ٹائم رکھ لیں تا کہ صحیح معنوں میں اس پر بحث ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دونوں طرف کی رضا مندی سے اس تحریک التواء کو دو گھنٹے بحث کے لیے منظور کیا جاتا ہے اور یہ تحریک مورخہ 30/ مارچ 2006 کے اجلاس میں منظور کیا جاتا ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب! آپ اپوزیشن سے بھی رائے لے لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی Leader of the opposition آپ بولیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! آپ اس کو فی الحال 30 تاریخ کیلئے رکھ دیں اس دن اپوزیشن اور ٹریژی والے اگر چاہیں تو دوسرے دن کے لیے رکھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: okاس فی الحال 30 تاریخ کو دو گھنٹے بحث کے لیے منظور کرتے ہیں پھر حکومت اور ٹریژی بنچز کا آپس میں جس طرح مشورہ ہوگا اس کے مطابق چلیں گے ٹھیک ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جناب اسپیکر! یہ دو تحریک التواء ہے تو دونوں ایک جیسی ہیں میں آپ سے گزارش کرونگا کہ دونوں کو ایک ہی کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جمالی صاحب وہ میں نے پہلے دونوں کو ایک کر دیا وہ 30 تاریخ کو آئیں گے جی مجید خان۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر!point of order آپ سے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ ہزاروں لوگ بلیلی چیک پوسٹ پھنسے ہوئے ہیں اور ہوم منسٹر بھی آئے ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جناب! میں گزارش کروں ہمارے سارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں چیف منسٹر اور ہم خود موقع پر جارہے ہیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد نمبر 42 ہے No point of order یہ بہت اہم ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب! میں ایک تاریخ کو سرکاری کام کے سلسلے میں کوئٹہ سے باہر جارہا ہوں میرے سوالات کو کسی اور دن کے لیے رکھ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو انٹیمنٹ کر دیں Mr. Akbar Mengal this is very important.

میر محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر! اس قرارداد کو پورے house کی طرف سے کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! اس قرارداد کو پیش کرنے سے پہلے اس میں تھوڑی سی ترمیم کرنا چاہتی ہوں آپ کی اجازت سے اور اسی ترمیم کے ساتھ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ پہلے پڑھ لیں پھر بعد میں اس میں ترمیم کر لیں گے۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب! میں وہی ترمیم کے ساتھ پڑھتی ہوں کیونکہ کچھ اس میں pointایسی ہے جو اس میں شامل نہیں کیے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں ترمیم کی ہاؤس کی پوری رائے ہوگی پہلے introduceہو جائے ایک طریقہ ہے پھر آپ اس میں ترمیم کریں یا آپ کو پہلے نوٹس دینا چاہیے تھا۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! آپ اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں میری اجازت نہیں ہے Now it is the property of house. The house has to grant the leave of permission.

شہزادہ فیصل داؤد (وزیر مواصلات وتعمیرات): اُردو میں بات کریں جناب!

جناب ڈپٹی اسپیکر: It is the graduate Assembly. میر عبدالرحمٰن جمالی صاحب، مولانا عبدالرحیم بازئی صاحب، محترمہ ثمینہ سعید صاحبہ، محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ اور محترمہ آمنہ خانم صاحبہ میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد نمبر 42 پیش کریں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان یورپی ممالک کے اخبارات میں نبی اکرم ﷺ کی شان میں توہین آمیز خاکوں کی نہ صرف پرزور مذمت کرتا ہے بلکہ صوبائی حکومت سے سفارش بھی کرتا ہے۔ کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔ کہ وہ وفاقی حکومت امریکہ، فرانس اور یورپ اسلام اور عیسائیت میں تصادم کی سازش میں نبی اکرم ﷺ کی شان میں توہین آمیز خاکوں کے قبیح فعل کی مذمت میں عالمی سطح پر بھر

پوُرا احتجاج کے ساتھ ان ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کرتے ہوئے پاکستان میں ان ممالک کے اشیاء کے استعمال اور خرید وفروخت پرفوری پابندی عائد کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد پیش ہوئی ہے۔آپ اسمیں لیڈر آف اپوزیشن کیا کہنا چاہتے ہیں؟

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! یہ اہم مسئلہ ہے ہم اس مسئلے کو اس طرح حل کریں کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ جو grievances ہیں ہمیں اس پر فائدہ حاصل ہو جہاں تک ان کے سامان لینے اور اپنا سامان نہ دینے کا مسئلہ ہے وہ اپنی جگہ پر ہے۔(مداخلت) بات یہ ہے کہ جناب! یورپین کمیونٹی میں 1998 کو Human rights court بنادیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پہلے ترمیم کے ساتھ اس mover کو بولنے دیں اچھا جی محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ!

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! اس قرارداد کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے۔کہ ایوان پہلے سن تو لیں خاموش ہو جائے۔یہ ایوان یورپی ممالک کے اخبارات میں حضور ﷺ کی شان میں توہین آمیز خاکوں کی نہ صرف پُر زور مذمت کرتا ہے بلکہ صوبائی حکومت سے سفارش بھی کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ ڈنمارک، ناروے اور دیگر یورپی ممالک جو اسلام اور عسائیت کے درمیان تصادم کی سازش میں نبی اکرم ﷺ کی شان میں توہین آمیز خاکوں کی قبیح فعل کی مذمت میں عالمی سطح پر بھر پور احتجاج کے ساتھ ان ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کرتے ہوئے پاکستان مین ان ممالک کی اشیاء کی خرید وفروخت پرفوری پابندی عائد کی جائے نیز یہ ایواں صوبائی حکومت سے یہ بھی سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ او آئی سی کے ذریعے تمام اسلامی ممالک کی طرف سے اقوام متحدہ سے رجوع کرے کہ وہ ایسا قانون وضع کرے جس کے مطابق آئندہ کوئی بھی ملک نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی جرأت نہ کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا اس مذمتی قرارداد کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے؟ (مداخلتیں)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی محترمہ راحیلہ صاحبہ۔

محترمہ راحیلہ درانی: اسپیکر صاحب! چونکہ یہ قرارداد بہت اہم ہے۔جناب! یہ ایسے پیش کی گئی ہے اور خاص طور سے تمام being a muslim تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اس پر اور

جیسے کہ اپوزیشن نے کہا ہے کہ وہ بھی اپنے جذبات شامل کرنا چاہتے ہیں اگر آپ اس کو ملاحظہ کریں تو اسمیں کچھ وزراء کے نام ہیں کچھ خواتین کے نام ہیں اس میں ہم تمام ایم پی ایز اور جو بھی اپوزیشن اراکین اس ترمیم کے ساتھ انکے نام شامل کیے جائیں تب ہم منظور کریں گے۔

Thank you very much (ڈیسک بجائے گئے)

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! کیوں نہ ہم اس کو ایک result oriented بنادیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کیا ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں اس وقت ترمیم پر بات ہورہی ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): آپ مجھے چھوڑ دیں مجھے سنیں ترمیم یہ پیش کیا جائے کہ یورپین کمیونٹی میں Court of human rights کی جو ایک عدالت ہے ہمارے پاکستان کی سفیر ایک Write petition file کریں کہ مسلمانوں کی اور خاص کر پاکستان کے مسلمانوں کے جو انسانی حقوق پامال ہوچکے ہیں اسکا ہمیں ہرجانہ دیں اور انکو سزا دیں ہم لوگ ایک proper forum میں کیوں نہ جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کردیں اور وہ پھر bound ہوجائیں ایسا نہ ہو کہ سیاست میں وہاں پر فیڈرل گورنمنٹ ایک کورٹ آف جسٹس کی عدالت میں کیوں نہ رجوع کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیارتوال صاحب آپ کی کیا ترمیم ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جو قرارداد اس وقت ہاؤس کے سامنے ہے۔ یہ قرارداد تمام ایوان کی جانب سے ہو دوسری بات میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں جناب اسپیکر! جو کچھ ہوا محمد ﷺ کے خلاف جو انہوں نے سازش کی گستاخانہ رویہ انہوں نے اختیار کیا ہے۔ اور اس پر ڈنمارک کا جو اخبار تھا جس نے یہ کارٹون چھاپا ہے اور اس کے بعد میں جناب اسپیکر! یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام آئے ہیں ان کا ایک احترام ہے جناب اسپیکر! اور اس احترام کو انہوں نے مجروح کیا ہے۔ اور اس احترام کو مجروح کرنے والا جو بھی ہے جناب اسپیکر اس مین انٹرنیشنل بھی ایک ایسا لاء ہونا چاہیے کہ کوئی بھی شخص پیغمبروں کی شان میں گستاخی نہ کرے اور اس میں جناب اسپیکر! تمام انسانیت کی معتبر ترین اور احترام ترین ورثہ ہے اور اس

کے خلاف جوانہوں نے کیا ہے۔اس کے لئے ایک انٹرنیشنل لاء ہو جناب اسپیکر!اوراس میں جو ہمارے یورپ میں ہماری کمیونٹیز ہیں اور مسلمان جہاں جہاں بھی رہتے ہیں ان کے لئے مسئلے پیدا کئے گئے اور وہ مسئلے انکے جذبات ہیں جناب اسپیکر!اور ہر ایک آدمی کا اپنا مذہب کیساتھ لگاؤ ہے۔اس کی بنیاد پر ہمارے لوگ جہاں بھی ہیں وہ زیر عتاب ہیں جناب اسپیکر!اور یہ تمام کے تمام کام بند ہونا چاہیے۔اور قرارداد کو پورے ایوان کی جانب سے مذمتی قرارداد کر کے پیش کی جائے اور منظور کی جائے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: مولانا صاحب آپ پلیز تشریف رکھیں مذمتی قرارداد نمبر 42 جو پیش ہوئی اس میں محترمہ فرح عظیم شاہ،محترمہ راحیلہ درانی صاحبہ، کچکول علی صاحب اور زیارتوال صاحب نے ترامیم پیش کیں اور تمام ممبران نے تحریری طور پر اس میں حصہ بننے کی درخواست دی ہے۔تو آیا اس قرارداد 42 کو ان ترامیم اور اپوزیشن کے شامل ہونے کے ساتھ منظور کیا جائے؟ (مداخلت)

نہیں دیکھیں پھر اس پر ووٹنگ ہوگی۔

<u>حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات)</u>: دیکھو میں ایک عالم دین ہوں میں ایک دینی بات کرتا ہوں ہمارا بھی حق بنتا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: آیا مشترکہ مذمتی قرارداد نمبر 42 کو منظور کیا جائے؟

(مشترکہ مذمتی قرارداد نمبر 42 منظور ہوئی)

میر عبدالرحمٰن جمالی وزیر قانون و پارلیمانی امور اپنی قرارداد نمبر 41 پیش کریں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور)</u>: یہ ایوان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر 144 کی رُوح سے وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی پارلیمنٹ (مجلس شوریٰ) قدرتی آفات اور اس سے متعلقہ حادثاتی واقعات سے نمٹنے کے لئے قومی سطح پر ایک جامع اور مربوط نظام/قانون وضع کرے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر</u>: قرارداد نمبر 41 پیش ہوئی: جی mover اس پر کچھ بولیں۔ابھی وضاحت کررہے ہیں جی۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور)</u>: میرے سے آپ کو زیادہ پتہ ہے آپ

اس کی وضاحت کر دیں۔ یہ سر! ایک فیڈرل گورنمنٹ کا فیصلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی پہلے آپ mover کو بولنے دیں پھر آپ بعد میں بولیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): میں جناب! یہ عرض کروں گا کہ یہ ہماری موجودہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ایک disaster management کے لحاظ سے ایک ایسا قانون بنایا جائے تاکہ فیڈرل گورنمنٹ اور صوبوں کے لحاظ سے اب جیسا کہ میں عرض کروں کہ اکتوبر میں ایک ہولناک زلزلہ آیا تھا جس میں سارا ملک ہل گیا تھا یہ اس لحاظ سے ایک قانون بنانا ہے کہ disaster management میں اس میں سارے صوبوں کی مداخلت بھی ہوگی اب ہمارا ایریا بھی خاص کر بلوچستان کا جو حصہ ہے۔ اللہ معافی دے یہ بھی تقریباً ریڈ زون میں آتا ہے۔ زلزلہ وغیرہ کے لحاظ سے قدرتی آفات کی وجہ سے تو یہ قرارداد اس لحاظ سے کہ فیڈرل گورنمنٹ اپنا قانون بنائے اور اسکی ہم صوبے میں implementation کریں natural disaster آنے والے ہیں پہلے ہم لوگوں کو بتا دیں یا گورنمنٹ کی مشینری انکو معلوم کر دیں کہ خدانخواستہ یہ آفت آپ پر آنے والی ہے یہ اس سلسلے میں ایک قرارداد ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کچکول علی صاحب آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

اس وقت ہماری گیلری میں جناب ڈپٹی چیئر میں سینٹ تشریف رکھتے ہیں۔ وہ کارروائی دیکھنے آئے ہیں ہم انکو خوش آمدید کہتے ہیں۔ (آوازیں خوش آمدید۔ خوش آمدید) جان جمالی (ڈیسک بجائے گئے)

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جناب! ایک جان محمد کو تو بھجوادیا ہے دوسرا ابھی تیار بیٹھا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی کچکول صاحب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): یہ ایک چھوٹی قرارداد ہے لیکن اس میں ایک بڑی بات ہے کہ ہماری جو آرٹیکل 144 ہے اس میں یہ ہے کہ اور اگر اس کو ہم 142 کے تحت پڑھیں۔ 142 (ج) اگر وہ امور جن کا ذکر نہ تو federal legislative list میں ہو اور نہ concurrent list میں ہو وہ تو صوبائی خودمختاری میں آئے گا اور میں کہتا ہوں کہ اس قرارداد کے تحت جو ایک صوبائی خودمختاری

ہمیں دی جا رہی ہے ہمیں معلوم نہیں ہے کس طرح یہ آئیٹم کنکرنٹ لسٹ اور فیڈرل لیجسلیٹو لسٹ میں reflected نہیں ہے اور ہم انہیں خود بخود فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے کر رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ بہتر یہی ہے کہ ہماری جو صوبائی حکومت ہے وہ اس وقت خود ایک بل لائے اور وہ اپنے اختیارات کیوں فیڈرل گورنمنٹ کو دے رہی ہے کہ وہاں وہ ایک ایکٹ بنا دے اور جو ہماری خودمختاری ہے اس کو ہم لوگ اپنے ہاتھوں میں اس کو دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): میں گزارش کروں گا کہ کچکول صاحب کا بڑا اچھا اور valid point ہے مگر اس میں صوبے کی خودمختاری چیلنج نہیں ہو رہی ہے اگر آپ دیکھ لیں تو میں تو یہی گزارش کر رہا ہوں کہ میں نے بڑی مشکل سے ایک قرارداد دی ہے اس میں یہ آبجیکشن کر رہے ہیں اگر یہ پاس کر لیں تو اس میں صوبے کا فائدہ ہی ہے اگر آپ اس کی کوئی ترمیم لانا چاہتے ہیں یا دوسرا کرنا چاہتے ہیں تو وہ آپ فرما دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: shall I put it for vote.

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! میرے لئے منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی بہت قابل احترام ہیں میں کہتا ہوں ہمیں اس ایریا میں ہمیں قانون سازی کرنے کے اختیارات ہیں۔ ہم اپنے اختیارات کیوں پارلیمنٹ کو دے دیں کہ وہ ایکٹ بنا دے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ آئین کا دفعہ 144 پڑھیں۔

144.(1)If two or more Provincial Assemblies pass resolutions to the effect that [Majlis -e-Shoora (Parliament)] may by law regulate any matter not enumerated in their list in the Fourth Schedule, it shall be lawful for [Majlis-e-Shoora(Parliament)] to pass an Act for regulating that matter accordingly, but any act so passed may, as respects any Province to which it

applies, be amended or repealed by Act of the Assembly of that Province.

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائدحزب اختلاف): جناب میں آپ کی خدمت میں کہوں یہاں لفظ جو either ہے متنازعہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: This is constitution of Pakistan if you move amendment move in the National Assembly.

یہ آئین پاکستان سے متعلق ہے اوراس سے متعلق ترمیم آپ کو نیشنل اسمبلی میں پیش کرنی ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائدحزب اختلاف): جناب! آپ سنیں یہ ایک مسئلہ ہے جب آپ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ بولیں تو پھر ہمیں سنیں جناب! یہ جولفظ ہے either اس میں یہ non distributory ہے اس میں یہ ہے یہ language کہ اگران دونوں معاملوں میں اگرکوئی آئیٹم نہ ہو اگران دونوں لسٹوں میں کوئی معاملہ نہ ہوتو 142 (ج) کے تحت اس کا مطلب یہ ہے۔ residuary پاور ہے وہ صوبائی خودمختاری ہے اگرآپ اپنے اختیارات کوکہیں کہ ہیں پارلیمنٹ کوکہیں کہ وہ ایکٹ بنادے میں کہتا ہوں کہ ہم کچھ محنت کریں ہمارالاء سیکرٹری ہے ڈیپارٹمنٹ ہے وہ اس سلسلے میں خودہی law کیوں نہیں بناتا ہے اور ہم لوگ کہتے ہیں کہ law فیڈرل گورنمنٹ بنادے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں کچکول صاحب!

Only option is left for the chair to put it for vote.

جی منسٹرایس اینڈ جی اے ڈی۔

میرعبدالرحمٰن جمالی (وزیرایس اینڈ جی اے ڈی وپارلیمانی امور): میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کردوں جناب! آرٹیکل 144 کے تحت قانون سازی کرسکتا ہے اور جب یہ قانون بن جائے گا تو اس آرٹیکل کے تحت صوبائی اسمبلی کوایکٹ کے ذریعے ترمیم کرنے کا اختیار ہو جائے۔تو میں سمجھتا ہوں بڑا کلیئر ہے اس کے بعد کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: .It is very clear

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیرایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): آئین پاکستان کا میں حوالہ دے رہا ہوں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائدحزب اختلاف): جناب! میں نے آرا ءدے دی ہیں ہم ایسے عمل نہ کریں کہ آ بیل مجھے مار۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: No only option is left to put for vote and every thing is clear in the Article 144 .

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائدحزب اختلاف): Sir why we should not (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: I have no power to amend the constitution.

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائدحزب اختلاف): جناب! آئین میں یہ ہے کہ آپ کواختیارات حاصل ہیں اور آپ اپنے اختیارات خودہی فیڈرل گورنمنٹ کودے رہے ہیں۔قومی اسمبلی کودے رہے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اس کونہ دیں۔ہم کہتے ہیں کہ یہ اختیاران کونہ دیں یہ ہمارے اختیارات ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:ok Shall I put it for vote this resolution.

All those who are in favour of resolution of 41 may rise on their seats. All those who are in favour may rise on their seats.

کھڑے ہوجائیں۔(مداخلت آپس میں باتیں)

جناب ڈپٹی اسپیکر: Thanks .Who are in against may rise on their seats. ok۔ قراردادنمبر 41 منظورہوئی(ڈیسک بجائے گئے)

اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 30/مارچ 2006 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کااجلاس دوپہرایک بجے اختتام پذیر ہوا)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

(زیرِ صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر محمد اسلم بھوتانی)

اجلاس منعقدہ 27/مارچ 2006 بمطابق 26 صفر 1427 ہجری بروز سوموار۔


| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔ | 1 |
| 2 | چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔ | 1 |
| 3 | وقفہ سوالات۔ | 3 |
| 4 | رخصت کی درخواستیں۔ | 44 |
| 5 | مشترکہ تحریک التوا نمبر 1 منجانب محمد اکبر مینگل۔ | 49 |
| 6 | مشترکہ مذمتی قرارداد نمبر 42 منجانب محترمہ فرح عظیم شاہ۔ | 55 |
| 7 | قرارداد نمبر 41 منجانب میر عبدالرحمٰن جمالی | 58 |